

مسک
اہل حدیث
کادائی

لاہور
اہل حدیث
کادائی

مرکزی جمعیت
اہل حدیث
پاکستان
کراچی

شماره: 12

جلد: 46
۲ تا ۱۲ جمادی الثانی ۱۴۳۶ھ 27 مارچ تا 2 اپریل 2015ء

جلد: 46

چرخ حملہ

اقلیتی عبادت گاہوں پر حملوں کا مقصد
پاکستان کو عالمی سطح پر تنہا کرنا ہے۔

امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ



مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان
مسلسل کامیابیوں اور کامرانیوں کی طرف روانہ دواں!

حاجی عبدالرزاق

ڈاکٹر حافظ عبدالکریم

سینیٹر پروفیسر ساجد میر

بالترتیب بلا مقابلہ امیر ناظم اعلیٰ اور ناظم مالیات
مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان منتخب

نوجوان کسی بھی قوم کا سرمایہ امید!

ساری جائیداد صدقہ کرنا.....؟!

صرف ایک بیٹے کو ہبہ دینا.....؟!

طلاق کے لیے غیر صریح الفاظ.....؟!

قرآن و سنت
کی روشنی میں

درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد

امتحان: اللہ کی سنتوں میں سے ایک سنت

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ﴾ (العنکبوت)

”ان سے آگلوں کو بھی ہم نے خوب جانا یقیناً اللہ تعالیٰ انہیں بھی جان لے گا جو سچ کہتے ہیں اور انہیں بھی معلوم کر لے گا جو جھوٹے ہیں۔“

مخلوقات الہی میں غور و فکر اور تدبر سے ہی اللہ خالق و مالک کی پہچان ہوتی ہے:

﴿فَانْظُرْ إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ نَبِئِ اللَّهِ كَيْفَ يُخْلِقُ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا﴾ (الروم)

”پس آپ رحمت الہی کے آثار دیکھیں کس طرح اللہ تعالیٰ زمین کی موت کے بعد اسے زندہ کر دیتا ہے۔“

اور پھر انسان جب اپنے رب اور خالق کو پہچان لینے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو اس کے لیے یہ پہچانا بھی آسان بن جاتا ہے کہ اس خالق نے اس نظام کائنات کو یوں ہی بے سبب قائم نہیں کیا بلکہ اس کے پیچھے ایک خاص مقصد ہے اور وہ مخلوق سے اپنی اطاعت اور عبادت کروانا ہے تاکہ لوگ اس کی بندگی کے ذریعے انعام و اکرام حاصل کریں:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾ (الذاریت)

”میں نے جنات اور انسانوں کو محض اس لیے پیدا کیا کہ وہ میری عبادت کریں۔“

اور یہی پیغام دے کر اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا تھا:

﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنْ يَعْبُدُوا اللَّهَ﴾ (النحل)

”اور ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا کہ (لوگو!) صرف ایک اللہ کی عبادت کرو۔“

اور فرمایا: ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ (البقرة: 21)

”اے لوگو! اپنے اس رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں بھی اور جو تم سے پہلے تھے ان کو پیدا کیا۔“

ان تمام مراحل سے گزرنے اور حقیقت کو پہچان لینے کے بعد انسان جب اللہ کے راستے پر چل نکلتا ہے تو پھر اسے طرح طرح کی آزمائشوں اور امتحانات کا سامنا کرنا پڑتا ہے کہیں خواہشات کے ذریعے تو کہیں شیطان کے وسوسوں کے ذریعے (حالات کی تنگی اور سختی کے ذریعے اور کہیں خوشحالی اور فراوانی نعمت کے ذریعے) ان تمام امتحانات اور حالات کے دوران جو انسان اللہ کا سچا اور پاکیزہ کار بن کر مال و اولاد، خواہشات حتیٰ کہ جان کی بھی قربانی دے کر کامیاب ہو گیا وہی حقیقی کامیاب ہے:

﴿حَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ﴾ (العنکبوت)

”کیا لوگوں نے یہ گمان کر رکھا ہے کہ ان کے صرف اس دعوے پر کہ ہم ایمان لائے ہیں ہم انہیں بغیر آزمائے ہوئے چھوڑ دیں گے۔“

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی

بارگاہِ نبوی ﷺ کا ادب

فرمان نبوی ﷺ ہے: [عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ، جَلَسَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ فِي بَيْتِهِ، وَاحْتَسَبَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ، فَقَالَ: "مَا شَأْنُ ثَابِتٍ؟ أَشْتَكِي؟" فَأَنَاهُ سَعْدٌ، فَذَكَرَ لَهُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ ثَابِتٌ: أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ، وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي مِنْ أَرْفَعِكُمْ صَوْتًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَأَنَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَذَكَرَ ذَلِكَ سَعْدُ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "بَلْ هُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ". (رواه مسلم)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ سیدنا ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ انصار کے خطیب تھے جب آیت ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ﴾ نازل ہوئی تو سیدنا ثابت رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں ہی بیٹھ گئے اور اپنے آپ کو نبی کریم ﷺ کے پاس جانے سے روک لیا۔ نبی کریم ﷺ نے سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا کہ ”ثابت کا کیا معاملہ ہے کیا وہ بیمار ہے؟“ تو سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سیدنا ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور رسول اللہ ﷺ کی بات بیان کی۔ سیدنا ثابت رضی اللہ عنہ نے جواب دیا یہ آیت نازل ہوئی اور تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سب سے زیادہ بلند میری آواز ہے۔ میں تو آگ والوں میں سے ہو گیا ہوں۔ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے یہی بات نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلکہ وہ تو جنت والوں میں سے ہے۔“ (مسلم)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بارگاہِ رسالت کا کس قدر ادب و احترام کو ملحوظ خاطر رکھتے تھے اس بات کا اندازہ تلاوت کردہ حدیث سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ وہ صحابی رسول جن کی آواز طبعاً بلند تھی اور وہ جب بھی بولتے تھے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ان کی آواز بلند ہوتی وہ انصار کے خطیب بھی تھے۔ جب تلاوت کردہ آیت نازل ہوئی تو ذہن میں خیال آیا اگر میں حضور اکرم ﷺ کی مجلس میں گیا کہیں ایسا نہ ہو کہ میرے بولنے سے میرے اعمال ضائع ہو جائیں اور میں آگ کا ایندھن بن جاؤں۔ لہذا انہوں نے اپنے آپ کو اپنے گھر میں محبوس کر لیا اور اس محرومی پر روتے رہتے کہ اب تو میں اپنے پیارے رسول ﷺ کے مکھڑے کے دیدار سے بھی محروم ہو گا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ کی عادت مبارک تھی کہ اگر کوئی ساتھی چند روز مسجد میں نہ آئے تو ان کی خیریت دریافت فرماتے۔ ”یہ عمل آج کے علماء خطباء اور ائمہ مساجد کو بھی کرنا چاہیے۔“ آپ ﷺ نے سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا کہ ثابت رضی اللہ عنہ کا کیا معاملہ ہے وہ مسجد میں نہیں آتے؟ تو سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سیدنا ثابت رضی اللہ عنہ کے گھر گئے اور حضور اکرم ﷺ کی بات ان تک پہنچائی جس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ میں تو اپنی آواز کے بلند ہونے کی بنا پر حضور ﷺ کی خدمت میں نہیں جاتا کہ میں تو آگ والوں میں سے ہو گیا ہوں۔ یہ بات انہوں نے حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ تو جنتی ہے۔“ معلوم ہوا کہ آواز بلند کرنے کا مطلب اپنے خیالات اور نظریات کو رسول ﷺ کی بات پر ترجیح دینا ہے۔ لہذا ہر مسلمان کو اپنی بات کو چھوڑ کر رسول اللہ ﷺ کی بات ماننی چاہیے۔ یہی مفہوم اس آیت کا ہے جس میں اللہ نے فرمایا کہ ”جو کچھ رسول تمہیں دے وہ لے لو اور جس سے روک دے اس سے رک جاؤ۔“

حسن انتخاب..... مرکزی مجلس شوریٰ کا انتخابی اجلاس

24 جولائی 1948ء کو اہل حدیث کے اکابر علماء کرام نے مرکزی جمعیت اہل حدیث کا جو پودا لگایا تھا بھم اللہ اب وہ شجر سایہ دار بن چکا ہے۔ اس کے فیوض و ثمرات دنیا بھر میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ وطن عزیز میں اس کی بقاء و استحکام نظام اسلام کی علمبرداری، توحید و سنت کے غلبہ، امن و شانتی، صلاح و فلاح، نیکی و بھلائی کو عام کرنے اور شیطانی و سامراجی طاقتوں کے ایجنڈے کو ناکام بنانے، دہشت گردی اور انتہا پسندی کے خاتمہ کے لیے جو عمل جاری ہے اس میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کا کردار نمایاں ہے۔ امیر محترم پروفیسر سید ساجد میر رحمہ اللہ نے سیاست میں جن اصولوں کی پاسداری کی ہے انہوں نے اسلام اور پاکستان سے وفا کو ہی نصب العین بنا رکھا ہے۔ اس بنا پر آج ہر اہل حدیث سر اٹھا کر بات کرتا ہے اور بھم اللہ اب ہماری جماعت اپنا ایک مقام اور وزن رکھتی ہے۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وطن عزیز میں کوئی صحت مند تحریک یا اتحاد مکمل اور فیصلہ کن پوزیشن حاصل نہیں کر سکتا جب تک کہ اہل حدیث کی اس میں واضح نمائندگی نہ ہو۔ ملک بھر کے اہل حدیث صرف مرکزی جمعیت اہل حدیث کو اپنی نمائندہ جماعت سمجھتے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ چند کھمرے ہوئے احباب اللہ کی توحید اور رسول ہاشمی علیہ السلام کی رسالت و عظمت کی سر بلندی کے لیے، شرک و بدعات کو ختم کرنے کے لیے اور اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے دست و بازو بن جائیں۔

دنیا جانتی ہے کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کا اپنا ایک مضبوط نظم ملک بھر میں پھیلا ہوا مربوط نیٹ ورک ہے۔ کتاب و سنت کی علمبرداری اس کا مشن ہے۔ رب تعالیٰ کی رضا مطلوب و مقصود ہے۔ پیغام پینیل کے ذریعے اسلام کی دعوت عام کرنے کا جدید انداز ہے۔ احباب جماعت جانتے ہیں کہ مرکزی مجلس شوریٰ جماعت کا با اختیار اور پالیسی ساز ادارہ ہے جس کے گاہے بگاہے اجلاس منعقد ہوتے رہتے ہیں۔ ابھی 11 مئی 2014ء کو اس کا اجلاس امیر محترم سید ساجد میر صاحب کی صدارت میں مرکزی سیکرٹریٹ 106 راوی روڈ لاہور منعقد ہوا جس میں آئندہ جماعتی انتخابات کا شیڈول طے ہوا۔ دستور کے مطابق جماعت کے ہر پانچ سال بعد انتخابات عمل میں لائے جاتے ہیں۔ چنانچہ 15 مارچ 2015ء بروز اتوار 11:30 بجے مرکزی مجلس شوریٰ کا انتخابی اجلاس جامعہ سعید سلفیہ خانیوال میں منعقد ہوا جس کے جملہ انتظامات صاحبزادہ حافظ مسعود اظہر صاحب اور ان کے رفقاء نے انجام دیے۔

موسم کی شدت اور بارش کے باوجود بولان، ملتان اور کشمیر کی وادیوں سے لے کر سندھ و سرحد اور پنجاب کے شہروں و قصبہات سے اراکین شوریٰ جوق در جوق تشریف لائے۔ اجلاس کی کارروائی کے آغاز سے پہلے ہی مرکزی انتخابی بورڈ کے اراکین کو سٹیج پر بلایا گیا۔ پروفیسر حافظ عبدالستار حاند نے نقابت کا فریضہ انجام دیا۔ تلاوت قرآن مجید کی سعادت حافظ حسن محمود کیر پوری نے حاصل کی۔ انتخابی بورڈ کے چیئرمین جناب ڈاکٹر پروفیسر عبدالغفور راشد نے اپنے ابتدائی کلمات میں جہاں ارکان مجلس شوریٰ کا شکریہ ادا کیا وہاں یہ بھی بتایا کہ آج کے خصوصی اجلاس کے ایجنڈے کی صرف ایک شق، مرکزی انتخاب ہے۔ آپ نے سلسلہ گفتگو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ہماری جماعت ایک زندہ و متحرک جماعت ہے اس کا ایک تاریخی پس منظر ہے جسے علماء کرام کی خدمات جلیلہ حاصل رہی ہیں۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث اپنا ایک خاص امتیاز رکھتی ہے۔ اسے کتاب و سنت کی ترویج و اشاعت اور جذبہ حب الوطنی میں بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ آج کے اجلاس نے امیر ناظم اعلیٰ اور ناظم مالیات کا انتخاب کرنا ہے۔ اراکین شوریٰ میں سے کسی کو بھی ان عہدوں کے لیے منتخب کیا جاسکتا ہے۔ انتخاب کے دو شرعی و دستوری طریقے ہیں خفیہ رائے شماری یا شو آف بینڈ۔ چنانچہ انتخابی بورڈ نے مشاورت سے فیصلہ کیا ہے کہ انتخاب میں شو آف بینڈ کا طریقہ استعمال کیا جائے گا۔ چنانچہ انتخابی عمل کا آغاز ہوا۔ پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی، رانا شفیق پسروری، حافظ خلیق پسروری، مولانا علی محمد ابوتراب اور حافظ پروفیسر عبدالستار حاند نے امیر کے لیے پروفیسر ساجد میر کا نام تجویز کیا۔ صاحبزادہ عبدالعلیم یزدانی، مفتی مولانا محمد یوسف

مدیر اعلیٰ
بیت النصارى
ایم اے

مجلس
ادارت

☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد
☆ پروفیسر مقبول احمد قاضی

اس شمارہ میں

- 1 درس قرآن و حدیث
- 2 ادارہ
- 4 احکام و مسائل
- 6 نوجوان سرمایہ امید ہیں..... (جلد 7م)
- 9 زندہ جلانے جانے والوں کا جرم.....؟
- 10 اہل حدیث اور مملکت سعودی عرب
- 13 خدائے ذوالجلال..... تیرا حریہ
- 14 جہد مسلسل، کامیابیاں.....
- 18 مرکزی شوریٰ کے منعقدہ اجلاسوں کی تفصیل
- 20 مرکزی شوریٰ کے اجلاس کی جھلکیاں
- 21 شرکاء انتخابی اجلاس مجلس شوریٰ
- 22 اخبار الجماعۃ

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام
اور تربیل زرنیجر کے نام کی جائے

ہفت روزہ ”اہل حدیث“
چوک اہل حدیث (المعرفہ بقی چوک)
106، راوی روڈ لاہور۔ 54000

فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525
email: weeklyahlehadith@yahoo.com

پول اشتراک

سالانہ 500/- روپے
ششماہی 300/- روپے
بذریعہ دی 535/- روپے
ہر دوئی مائیک سے 5500/- روپے
نی پرچہ 15/- روپے

سینئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ”السر پرنٹ ان“ شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

قصور، حافظ عثمان شاکر، مولانا فضل الرحمن مدنی اور ڈاکٹر ذاکر شاہ نے تائید کی۔ دوسرے امیدوار امتیاز احمد مجاہد تھے انہوں نے اپنا نام واپس لے لیا۔ چنانچہ پروفیسر ساجد میر صاحب بلا مقابلہ امیر منتخب ہو گئے۔ ناظم اعلیٰ کے لیے ڈاکٹر حافظ عبدالکریم صاحب کا نام حافظ مسعود اظہر نے پیش کیا اور مولانا علی محمد ابوتراب زبیر محمود مغل، حافظ عبدالرزاق (گوجرانوالہ) اور امیر محترم نے بھی تائید کی۔ نظامت کے لیے حافظ مقصود احمد (اسلام آباد) کا نام پیش ہوا انہوں نے بھی اپنا نام واپس لے لیا۔ اس طرح ڈاکٹر حافظ عبدالکریم صاحب بھی بلا مقابلہ ناظم اعلیٰ منتخب ہو گئے۔ ناظم مالیات کے لیے حاجی عبدالرزاق صاحب کا نام حاجی نذیر احمد انصاری نے تجویز کیا۔ پروفیسر یلین ظفر، مولانا محمد عارف اثری (گوجرانوالہ) اور پروفیسر عبدالرزاق نے تائید کی۔ اس عہدہ کے لیے چند اور نام بھی پیش ہوئے مگر سبھی نے اپنے نام واپس لے لیے۔ اس طرح حاجی عبدالرزاق صاحب بھی بلا مقابلہ ناظم مالیات منتخب ہو گئے۔ انتخابات کے بعد امیر محترم پروفیسر ساجد میر، ناظم اعلیٰ ڈاکٹر عبدالکریم اور ناظم مالیات حاجی عبدالرزاق سے ڈاکٹر عبدالغفور راشد نے حلف لیا اور باقی کاروائی امیر محترم کی صدارت میں مکمل ہوئی۔

امیر محترم: خطبہ مسنونہ کے بعد یہ آیت ﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا﴾ پڑھی۔

آپ نے معزز اراکین شری کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے ایک بار پھر انہیں خدمت کا موقعہ دیا ہے۔ انہوں نے انتخابی بورڈ کے چیئرمین اور ان کے رفقاء کا بھی شکریہ ادا کیا کہ جنہوں نے انتخاب کے اس سارے عمل کو محنت شاقہ کے ساتھ مکمل کیا ہے۔ اب بھی اگر ضلعی ذکیات موصول ہوں تو شرعی امور کو سامنے رکھتے ہوئے حل کریں۔ آپ نے صاحبزادہ حافظ مسعود اظہر، ان کے رفقاء مرکزی جمعیت اہل حدیث خانیوال، قاری سیف اللہ عابد، سید عبدالغفار شتیق اور ان کے ساتھیوں کا، یوتھ فورس سکیورٹی کے تمام ذمہ داران کے حسن استقبال اور اجلاس کے جملہ انتظامات اور جماعت کے ساتھ گہری وابستگی قابل تحسین ہے۔ مجھے امید ہے کہ حسب سابق حافظ عبدالکریم صاحب اور حاجی عبدالرزاق صاحب کا مجھے بھرپور تعاون حاصل رہے گا۔ بعض دوستوں کو لگہ ہے کہ ناظم اعلیٰ اکثر دوروں پر رہتے ہیں۔ ہم نے تقسیم کار کے لیے مہم نغمہ بٹ کو مقرر کیا ہے۔ یاد رہے کہ T.V چینل کے تمام اخراجات حافظ صاحب نے سنبھال رکھے ہیں۔ حافظ صاحب تو مجھے کئی بار کہہ چکے ہیں کہ مجھے فارغ کر دیا جائے۔ میں نے ہی انہیں مجبور کیا ہے کہ وہ جماعتی ذمہ داری ادا کرتے رہیں۔ آپ نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ مولانا سید محمد داود غزنوی، مولانا محمد اسماعیل سانفی، حضرت مولانا حافظ محمد محدث گوندلوی، علامہ احسان الہی ظہیر، میاں فضل حق، مولانا معین الدین لکھوی اور شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ رحمہم اللہ تعالیٰ جیسے اکابر علماء نے جماعت کے لیے بڑی قربانیاں دیں اور کام کیا۔ یہ ان کی قربانیوں کا صلہ ہے کہ آج جماعت ترقی کی راہ پر چل رہی ہے۔ جماعتیں اتحاد، ایم ورک، محنت و یکجہتی کے ساتھ آگے بڑھتی ہیں۔ اس کی ہمیں ہمیشہ ضرورت رہے گی۔

آپ نے اپنا خطاب جاری رکھتے ہوئے کہا کہ میری یہ سوچ اور عزم تھا کہ سینٹ اور جماعتی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو جاؤں اور آئندہ اپنے جدا جدا مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی کی لائبریری سے استفادہ کروں اور لکھنے کا کام کروں مگر وہی ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہو۔ حقیقتی بات یہ ہے کہ سینٹ کے لیے میں نے کبھی درخواست نہیں کی اور میاں نواز شریف نے فون کر کے مجھے مبارکباد دی۔ حالانکہ میں نے جماعت کے لیے درخواست دی تھی۔ میں دین کا کام کرنا چاہتا تھا۔ آپ میرے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے پسندیدہ بندوں میں شامل کر لے اور میرے کام کا مجھے اجر عطا فرمائے۔ آخر میں ایک بار پھر تمام احباب جماعت کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

ڈاکٹر حافظ عبدالکریم: خطبہ مسنونہ کے بعد امیر محترم کی طرح ناظم اعلیٰ صاحب نے بھی اراکین شری کی آمد ان کے قائدین پر اعتماد، حافظ مسعود اظہر اور ان کے رفقاء اہل حدیث یوتھ فورس کے ذمہ داران کے انتظامات کا شکریہ ادا کیا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ یہ بالکل سچی بات ہے کہ ہمیں آئندہ کے لیے کسی عہدے کی خواہش نہ تھی اور ذمہ داران کوئی بھی آجائیں ہم ان کے ساتھ مکمل تعاون کریں گے لیکن جماعتی اخراجات اس حد تک بڑھ گئے ہیں کہ یہ بڑی ذمہ داری کا بوجھ ہے جو احباب ہم پر اعتماد کرتے ہیں اور امیر محترم کی جماعت کے لیے بے لوث خدمات، بیرون ملک کا سفر اور سرپرستی، ان کی ہدایات، کوشش اور دعاؤں نے ہمارے کام میں برکت ڈالی ہے۔ جماعت کے دو T.V چینل چل رہے ہیں۔ کہنا آسان ہے لیکن چلانا مشکل ہے۔ گزشتہ سال کے جو اعداد و شمار ملے ہیں اس کی ویب سائٹ کو ڈیڑھ لاکھ افراد وزٹ کرتے ہیں۔ الحمد للہ 45 لاکھ افراد ایک ماہ میں قرآن و سنت کی دعوت کو دیکھتے ہیں اور پروگرامز کو شیئر کرتے ہیں۔ بڑے چینلوں کا ہم مقابلہ نہیں کرتے مگر بہت سے چینلوں سے ہم بہت آگے ہیں۔ یہ شاف کی محنت اور کاوش ہے۔ اللہ تعالیٰ وسائل بھی دے گا۔ بین الاقوامی سطح پر سوڈان، سعودی عرب اور ملائیشیا میں میڈیا کانفرنسوں میں جماعت کی طرف سے مولانا علی محمد ابوتراب نے نمائندگی کی۔ ہماری جماعت کا نام رفاہی اور میڈیا کی نیو میں شامل ہے۔ انٹرنیشنل چینلوں کی تنظیم میں ہماری جماعت کا نمائندہ نائب صدر ہے۔ ناظم اعلیٰ نے آخر میں یہ بھی فرمایا کہ جو احباب یہاں تشریف لائے ہیں وہ اپنے اپنے اضلاع میں پوری مستعدی سے کام کریں اور آئندہ بوجھ اٹھانے کی تیاری کریں اور مل جل کر کام کریں۔ جماعت کسی کی وراثت نہیں جو بھی کام کرے گا وہ آگے آئے گا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جماعت کو ترقی عطا فرمائے۔ خانیوال کی جماعت، قاری سیف اللہ عابد اور عبدالغفار شاہ اور تمام اراکین کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

صاحبزادہ حافظ مسعود اظہر نے امیر محترم اور ناظم اعلیٰ کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے جامعہ سعید یہ سلفیہ کو میزبانی کا شرف بخشا۔ انہوں نے جامعہ کے بنیان کو خراج تحسین بھی پیش کیا، امیر محترم نے اللہ تعالیٰ سے جناب مولانا عبدالرشید اظہر کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے خصوصی دعا فرمائی۔

شیخ محمد شریف چکوانی نے بھی خطاب کیا اور دعائے خیر پر اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اراکین سرشام نئے ولولوں اور عزائم کے ساتھ اپنی اپنی منزلوں کو روانہ ہو گئے۔

جناب
مولانا
حافظ

ابو محمد عبدالستار احمد

مرکز الدراسات الاسلامیہ

مسلمان کالونی میاں پٹنل خانیوال پاکستان
Mob.: 0300-4178626 - 065-2663317
Email: hammad3316@yahoo.com



بزرگ

حکام و مسائل

صرف ایک بیٹے کو بہہ دینا

سوال

میرے والد محترم بیمار ہوئے انہوں نے بیماری کی حالت میں اپنے بڑے بیٹے کو ایک دکان بہہ کر دی۔ اس کے بعد اسی مرض میں ان کا انتقال ہو گیا اب دوسرے بیٹے اعتراض کرتے ہیں کہ اس دکان کو بھی ترکہ میں شامل کیا جائے جبکہ بڑا بیٹا اس پر قابض ہے اور دینے کے لیے تیار نہیں اس کے متعلق رہنمائی فرمائیں۔

جواب

باپ اور اولاد کا رشتہ بہت نازک اور قریبی ہوتا ہے اس میں معمولی سی خرابی بھی بہت بڑے مفاسد کا باعث بن سکتی ہے۔ اس بناء پر شریعت کی طرف سے ہدایت کی گئی ہے کہ بچوں میں مساوات سے کام لیا جائے تاکہ کسی کو احساس محرومی نہ ہو۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے متعلق عدل و انصاف سے کام لیا کرو۔“ (بخاری: الہبہ: ۲۵۸۷)

صرف بڑے بیٹے کو عطیہ دینے سے دوسرے بھائیوں میں اس بھائی اور باپ کے خلاف نفرت کے جذبات پیدا ہو سکتے ہیں اس لیے اسلام نے حکم دیا ہے کہ عطیہ دینا ہے تو بیٹے بیٹی کی تمیز کیے بغیر سب کو برابری کے اصول کے مطابق دیا جائے۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ سیدنا بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اپنے اس بیٹے کو اپنا ایک غلام بطور عطیہ دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تو نے اپنے سب بیٹوں کو عطیہ دیا ہے؟“ سیدنا بشیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! نہیں۔ میں نے ایسا نہیں کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”پھر اسے بھی واپس کرو۔“ (نسائی، المجل: ۳۷۰۳)

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے اس قسم کے ظلم پر گواہ نہ بناؤ کیونکہ میں ظلم کی گواہی نہیں دیتا۔“ (بخاری، الشہادات: ۲۶۵۰) ویسے بھی مرض الموت میں انسان کو مالی معاملات کے متعلق ایسے تصرفات کی اجازت نہیں۔ جن سے دوسروں کے حقوق متاثر ہوتے ہوں۔ جیسا کہ سوال میں ہے ایسا کرنے سے دوسرے بیٹوں کی حق تلفی ہوتی ہے۔ لہذا اس دکان کو ترکہ میں شامل کیا جائے گا جو باپ نے مرض الموت میں بڑے بیٹے کو بہہ کی۔ بہر حال باپ کو اپنی اولاد میں مساوات کرنے کا حکم ہے۔ یاد رہے کہ یہ مساوات مالی معاملات میں ہے محبت، پیار اور ضروریات میں مساوات نہیں ہو سکتی۔ مثلاً کھانے پینے، پہننے، تعلیم اور نکاح کے اخراجات سب کے برابر نہیں ہو سکتے یہ ضرورت کے مطابق ہوں گے اسی طرح دلی تعلقات فرمانبردار اور اطاعت گذار کے ساتھ زیادہ ہوں گے۔ اس میں بھی مساوات ناممکن ہے۔ واللہ اعلم!

ساری جائیداد صدقہ کرنا

سوال

میرے بھائی بہت پارسا اور نیک انسان تھے وہ بیمار ہوئے تو انہوں نے اپنی ساری جائیداد جو ایک مکان کی شکل میں تھی مسجد کو دے دی تاکہ اسے عورتوں کے لیے جائے نماز کے طور پر استعمال کیا جائے۔ کیا ایسا کرنا جائز ہے؟ کتاب وسنت کی روشنی میں وضاحت کریں۔

جواب

اللہ تعالیٰ نے انسان کو خود مختار بنا کر دنیا میں بھیجا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ شریعت کے دائرہ میں رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو جیسے چاہے استعمال کر سکتا ہے۔ مال و جائیداد بھی اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے اس میں بھی تصرف کرنے کا اسے پورا پورا حق ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”ہر مالدار اپنے مال میں تصرف کرنے کا زیادہ حق رکھتا ہے۔“ (تہذیبی: ج ۶، ص ۱۷۸)

انسان کو اپنے مال میں تصرف کرنے کے لیے مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا ہوگا:

- ❖ یہ تصرف کسی ناجائز اور حرام کے لیے نہ ہو اور نہ ہی حرام کاری کے لیے کسی دوسرے کو اپنا مال دیا جائے کیونکہ ایسا کرنا سخت گناہ ہے۔
 - ❖ جائز تصرف کرتے وقت کسی وارث کو اپنی جائیداد سے محروم رکھنے کی نیت نہ ہو کیونکہ ایسا کرنے سے اسے جنت سے محروم کیا جاسکتا ہے۔
 - ❖ اگر یہ تصرف بہہ کے طور پر ہے تو بیٹے اور بیٹیوں کے ساتھ مساویانہ سلوک کیا جائے کیونکہ ایک کو دینا اور دوسرے کو محروم رکھنا ظلم ہے جس کی اسلام اجازت نہیں دیتا۔
 - ❖ اگر یہ تصرف بطور وصیت ہے تو وصیت کل جائیداد کے ۱/۳ سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے۔ نیز یہ کسی شرعی وارث کے لیے بھی نہیں ہونا چاہیے کیونکہ اس کی احادیث میں ممانعت ہے۔
- شرائط بالا کے پیش نظر مسائل کے بھائی کو چاہیے تھا کہ وہ اپنی پوری جائیداد مسجد کے نام وقف نہ کرتے کیونکہ اس کی شرعاً ممانعت ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے سیدنا محمد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں بیمار ہوا تو رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنے سارے مال کے متعلق وصیت کرنا چاہتا ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم ایسا نہیں کر سکتے۔“ میں نے عرض کیا نصف مال دے سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم نصف بھی نہیں دے سکتے۔“ میں نے عرض کیا: ایک تہائی دینے کی اجازت ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”ایک تہائی دے سکتے ہو لیکن یہ بھی بہت زیادہ ہے۔“ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم اگر اپنے ورثاء کو مالدار چھوڑ جاؤ تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں تنگ دست اور محتاج چھوڑو جو لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلا کر مانگتے پھریں۔“ (بخاری الوصیہ: ۲۷۴۲)

سائل کے بھائی کی پارسائی اپنی جگہ پر لیکن اس کا اپنی جائیداد میں اس طرح کا تصرف کہ رشتے دار کو محروم کر دیا جائے قطعاً جائز نہیں۔ اس حدیث کا تقاضا ہے کہ جائیداد سے بچہ مسجد کے نام وقف کر دیا جائے اور باقی اس کے حقیقی وارث بھائی کو دیا جائے۔ امت کا اس امر پر اتفاق ہے کہ جو میت کا وارث ہو اس کے لیے ایک تہائی سے زیادہ وصیت کرنا جائز نہیں۔ صورت مسئلہ میں قرآنی تعلیم کے مطابق وصیت کی اصلاح ضروری ہے۔ واللہ اعلم!

طلاق کے لیے غیر صریح الفاظ

سوال

میرے والد بیمار معذور اور ستر سال کی عمر میں ہیں انہوں نے کافی عرصہ پہلے میری والدہ کو طلاق دی پھر رجوع کر کے گھر آباد کر لیا اس کے کچھ عرصہ بعد پھر طلاق دی اور رجوع کر لیا اب کچھ دنوں پہلے انہوں نے والدہ سے کہا کہ تم آزاد ہو ہم پریشان ہیں کہ اگر یہ طلاق ہے تو انہیں کون سنبھالے گا انہوں نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ میرا مقصد یہ تھا کہ اگر تم نے میری خدمت نہیں کرنا تو اپنے گھر کے کام کاج کے لیے تم آزاد ہو اس سلسلہ میں ہماری رہنمائی کریں۔

جواب

نکاح کے بعد خاوند کو تین طلاق دینے کا اختیار ہے۔ پہلی اور دوسری طلاق کے بعد رجوع کی گنجائش ہوتی ہے جبکہ تیسری طلاق فیصلہ کن ہوتی ہے کہ اس کے بعد رجوع کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی۔ سائل کے والد نے طلاق کے متعلق اپنے دو اختیارات کو استعمال کر لیا اب تیسرے اختیار کو واضح طور پر نہیں بلکہ کنایہ کی شکل میں استعمال کیا ہے واضح رہے کہ طلاق کی دو اقسام ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

❖ صریح طلاق..... واضح اور دو ٹوک انداز میں لفظ طلاق استعمال کیا جائے اس صورت میں طلاق ہو جاتی ہے انسان کی نیت وغیرہ کو نہیں دیکھا جاتا اگر مذاق کے طور پر بھی اس لفظ کو استعمال کیا جائے تو بھی طلاق ہو جاتی ہے تاہم اگر بھول کر یا غیر ارادی طور پر اس کے منہ سے یہ لفظ نکل گیا تو ایسا کہنے سے طلاق نہیں ہوتی۔

❖ کنائی طلاق..... لفظ طلاق دو ٹوک انداز میں نہ کہا جائے بلکہ اشارے یا کنایہ سے کام لیا گیا ہو۔ مثلاً میری طرف سے تو آزاد ہے میری طرف سے تو فارغ ہے تو اپنے میکے چلی جاؤ میں تجھے اپنے پاس نہیں رکھنا چاہتا ایسے الفاظ استعمال کرتے وقت انسان کی نیت کو دیکھا جاتا ہے اگر نیت طلاق کی ہے تو طلاق واقع ہوگی بصورت دیگر طلاق نہیں ہوگی کیونکہ بعض اوقات انسان اپنی بیوی کا دماغ درست کرنے کے لیے اس قسم کے الفاظ بطور دھمکی استعمال کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ اپنی منکوحہ ”امہ جون“ کو بائیں الفاظ طلاق دی تھی کہ ”تو اپنے گھر چلی جا۔“ (بخاری الطلاق: ۵۲۵۴)

لیکن مذکورہ الفاظ سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سے کہے تھے اور ان کا ارادہ طلاق دینے کا نہیں تھا اس لیے انہیں طلاق شمار نہیں کیا گیا۔ (بخاری المغازی: ۴۴۱۸)

صورت مسئلہ میں سائل کے والد نے اپنی بیوی سے کہا ”تو آزاد ہے“ چونکہ ستر سالہ بزرگ نے پہلے دو طلاقیں وقفے وقفے سے دی ہیں اور ان سے رجوع بھی کر لیا ہے آخر وقرآن بتاتے ہیں کہ انہوں نے فیصلہ کن انداز میں یہ الفاظ کہے ہیں لیکن وضاحت کر دی ہے کہ میرا مقصد طلاق دینے کا نہیں تھا بلکہ میں نے یہ الفاظ اس ارادے سے کہے تھے کہ اگر تم نے میری خدمت نہیں کرنی تو اپنے گھر کے کام کاج کے لیے تم آزاد ہو اس وضاحت کے بعد ہم کہتے ہیں کہ مذکورہ الفاظ طلاق کے لیے نہیں ہیں۔ اس وضاحت کے باوجود ہم ستر سالہ بزرگ سے یہ کہنا چاہتے ہیں: ”بزرگو! تم نے قبل ازیں دو دفعہ حق طلاق استعمال کر لیا ہے آئندہ کے لیے بریک پر پاؤں رکھ کر زندگی کے ایام پورے کریں اگرچہ اس عمر میں انسان کی عقل و فکر کافی حد تک زوال پذیر ہوتی ہے آپ کے پاس آخری فیصلہ کن اختیار باقی ہے ایسا نہ ہو کہ آپ اسے دیدہ دانستہ دو ٹوک الفاظ میں استعمال کریں پھر نہ رہے گا بائیں اور نہ بچے کی بانسری۔“ واللہ اعلم!

مسئلہ وراثت

سوال

ہمارے ایک عزیز فوت ہوئے ہیں پسماندگان میں بیوہ دو بیٹیاں اور ایک پوتا ہے اس صورت میں پوتے کو کیا ملے گا کیا اس کے حصے کے علاوہ اس کی تالیف قلبی کے لیے کچھ زیادہ بھی دیا جاسکتا ہے۔ کتاب و سنت کی روشنی میں وضاحت کریں۔

جواب

بشرط صحت سوال واضح ہو کہ اولاد کی موجودگی میں بیوہ کو آٹھواں حصہ ملتا ہے قرآن میں ہے: ”اگر تمہاری اولاد ہو تو بیویوں کا آٹھواں حصہ ہے۔“ (النساء: ۱۲)

پوتا عصبات سے ہے اسے مقررہ حصہ لینے والوں سے بچا ہوا ترکہ ملے گا۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”مقررہ حصہ داروں کو حصہ دینے کے بعد جو باقی بچے وہ میت کے قریبی مذکر رشتہ دار کے لیے ہے۔“ (بخاری الفرائض: ۶۷۳۲)

اس تفصیل کے پیش نظر منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد کے کل چوبیس حصے کر لیے جائیں ۳ بیوہ کے لیے ۸، دونوں لڑکیوں کے لیے اور باقی پانچ حصے پوتے کو دے دیے جائیں۔ قرآن کریم کی تقسیم کے مطابق پوتے کا بھی حصہ ہے جو بیان کر دیا گیا ہے لیکن اگر ورثاء اپنے حصے سے مرحوم کے پوتے کو کچھ زیادہ دینا چاہیں تو اس پر شرعی طور پر کوئی قید نہیں لگائی جاسکتی لیکن انہیں زیادہ دینے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا تاہم ورثاء کو چاہیے کہ وہ یتیم پوتے سے ضرور ہمدردی کرتے ہوئے اس کی اشک شوقی کریں۔ واللہ اعلم!

نوجوان سرمایہ امید ہیں



حرم ————— جناب حافظ محمد سرور ————— جناب حافظ عبدالحمید ازہر علیہ

حمد و ثنا کے بعد:

میں تمہیں اور خود کو اللہ سے ڈرنے کی تلقین کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾ (ال عمران)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تم کو موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلم ہو۔“
جوانی حرکت کا دور ہے اور لذت عبادت سے بہرہ یاب ہونے اور نوازنے کا زمانہ ہے۔

تاریخ نے کچھ ایسے نوجوانوں کے درخشندہ کارنامے محفوظ رکھے ہیں جو اپنے پروردگار کو پہچان چکے تھے اور اپنے دین کے ساتھ مضبوط وابستگی اپنا چکے تھے چنانچہ قرآن نے ان کے تذکرے کو دوام عطا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق (ان کی قوم کا یہ بیان) نقل کیا ہے:

﴿قَالُوا سَبْعًا فَقَالَ ثَمَنًا يَدُّ كُوْهُمْ يَقَالَ لَهُ إِبْرَاهِيمُ﴾ (الانبیاء)

”(بعض لوگ) بولے کہ ہم نے ایک نوجوان کو ان کا ذکر کرتے سنا تھا جس کا نام ابراہیم (علیہ السلام) ہے۔“
جبکہ اصحاب کہف کے متعلق فرمایا:

﴿لَحْنُ نَقْصٍ عَلَيْكَ نَبَأَهُم بِالْحَقِّ إِنَّهُمْ فِتْنَةٌ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنَاهُمْ هُدًى وَرَبَّنَا عَلٰى قُلُوبِهِمْ إِذْ قَامُوا فَقَالُوا رَبُّنَا رَبُّ السَّعْوَةِ وَالْاَرْضِ كُنْ نَدْعُو مِنْ دُونِهَا إِلَهًا لَقَدْ قُلْنَا إِذًا شَطَطًا﴾ (الكهف)

”وہ چند نوجوان تھے جو اپنے رب پر ایمان لے آئے تھے اور ہم نے ان کو ہدایت میں ترقی بخشی

تھی ہم نے ان کے دل اس وقت مضبوط کر دیے جب وہ اٹھے اور انہوں نے اعلان کر دیا کہ ”ہمارا رب تو بس وہی ہے جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے ہم اسے چھوڑ کر کسی دوسرے معبود کو نہ پکاریں گے اگر ہم ایسا کریں تو بالکل بیجا بات کریں گے۔“
نوجوان امید کا سرمایہ اور مستقبل کی نوید ہیں۔

اسلام میں ان کا ایک مقام ہے، یہ ان سات لوگوں میں سے ایک ہیں جنہیں اللہ اس روز اپنے عرش کے سائے میں جگہ دے گا جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی دوسرا سایا نہ ہوگا۔

یعنی ”ایسا نوجوان جو اللہ کی عبادت میں پروان

نوجوان امید کا سرمایہ اور مستقبل کی نوید ہیں۔ اسلام میں ان کا ایک مقام ہے، یہ ان سات لوگوں میں سے ایک ہیں جنہیں اللہ اس روز اپنے عرش کے سائے میں جگہ دے گا جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی دوسرا سایا نہ ہوگا۔

چڑھا ہو۔“

جوانی معاشرے پر اثر انداز ہونے والی ایک توانائی ہے، یہ عزم و ہمت اور سرگرمی و جوانمردی کا نام ہے اور یہ صفات تقاضا کرتی ہیں کہ ایک نوجوان اپنی زندگی کو اس طرح دانشمندانہ منہج پر استوار کرے کہ اس کے اندر ضبط نفس کا وصف پیدا ہو، نفس کی سرکشی دب جائے، زندگی کا رخ خیر و فلاح کی جانب ہو جائے، اس کے سامنے بلند اہداف ہوں جن کے ذریعے وہ بلندی کے زینے طے کرے، ان اہداف کی خاطر وہ ایک بھرپور زندگی گزارے اور زمین پر ایک پیغام چھوڑ جائے۔

ایک نوجوان کی زندگی میں جب ہدف کمزور پڑ جاتا ہے تو اس کی زندگی بے لطف اور اس کے ترم اقدامات ناقص ہوتے ہیں۔

﴿وَمَا هَذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَهْوٌ وَلَعِبٌ وَإِنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ لَهِیَ الْحَيٰوةُ لَیْسَ لَكُمُ الْاٰخِرَةُ عَلَیْهَا اَعْلَمُوْنَ﴾ (العنکبوت)
”اور یہ دنیا کی زندگی کچھ نہیں ہے مگر ایک کھیل اور دل کا بہلاؤ! اصل زندگی کا گھر تو دار آخرت ہے، کاش یہ لوگ جانتے۔“

وقت نوجوان کی زندگی میں سب سے گراں قیمت شے ہے، اسی میں وہ اپنی امیدیں بوتا ہے۔ اپنے اہداف کے حصول کے لیے علم نافع، عمل صالح، عبادت و اطاعت، مفید ثقافت، با مقصد منصوبوں اور بار آور طریقوں کا راستہ اپناتا ہے ایسے اعمال بجا لاتا ہے جو اس کے چلن کو سدھاریں اور اس کی زندگی میں ارتقاء پیدا کریں، وہ ایسے پیشے اپناتا ہے جن سے اس کی صلاحیت بڑھے اور ایسے مشغلے اختیار کرتا ہے جن سے اس کا مستقبل تعمیر ہو۔

اور اگر وقت بلند اہداف سے خالی ہو جائے تو بے ہودہ نظریات راہ پاتے ہیں، نوجوان فضولیات میں مشغول ہو جاتا ہے، غیر ضروری امور کے متعلق سوچنے لگتا ہے اور بگاڑ کے محرکات زور پکڑ جاتے ہیں کیونکہ فراغت گمراہیوں اور نادانیوں کی کاشت کے لیے ایک زرخیز زمین کی حیثیت رکھتی ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”اگر نفس کو تم حق میں مشغول نہیں رکھو گے تو یہ تمہیں باطل میں مشغول کر دے گا۔“

معاشرتی رابطے کی ویب سائٹوں کو ٹھولتے رہنے میں اپنا وقت برباد کرنا نہایت سنگین امر ہے جس سے عقیدے کو نقصان پہنچتا ہے، کردار پر برا اثر پڑتا ہے، اخلاق میں بگاڑ آتا ہے، خاندانی تعلقات کے بندھن کمزور پڑ جاتے ہیں اور نتیجہ ”معاشرتی تنہائی“ کی صورت میں نکلتا ہے۔ ان باتوں کے آثار ڈھکے چھپے نہیں بلکہ واضح ہیں۔

نوجوان دشمنانِ ملت کی فریب کاری کا خاص ہدف ہیں، ان کے سامنے حرام خواہشوں کو پیش کیا جاتا ہے اور نفسانی برائیوں کو انگینت دی جاتی ہے تاکہ ان کی شخصیت مسخ ہو، مستقبل ضائع ہو جائے، جوانی برباد ہو جائے، درمندی اور ضیاع کی زریزہ چراگا ہوں میں بھٹتے پھریں اور ان کی توجہ بلند اہداف سے معاشرے اور امت کے مسائل سے پھر جائے جبکہ راہِ نجات یہ ہے کہ نفس کی قرآن کے ساتھ تربیت کی جائے، دل کو ایمان کی غذا سے تقویت پہنچائی جائے، صالحین کی ہمراہی میں چلا جائے اور اپنی دلچسپیوں کو جائز طریقوں سے پورا کیا جائے تاکہ سعادت و خوش بختی ہاتھ آئے۔

شادی جہاں ایک نوجوان کی فطری ضرورت ہے وہیں اس کے لیے نفسانی راحت اور اخلاقی پاکیزگی کا بھی ذریعہ بنتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان

ہے:

”جو شخص اخراجات کی طاقت رکھتا ہو، اسے شادی کرنی

چاہیے کیونکہ یہ نگاہ جھکانے اور شرمگاہ کو پاکیزہ رکھنے کا ذریعہ ہے۔ لیکن جس کے پاس استطاعت نہ ہو اسے روزے رکھنے چاہئیں کیونکہ یہ شہوت کا توڑ ہیں۔“

استطاعت کے باوجود شادی میں تاخیر کرنے کے بہت سے اخلاقی، معاشرتی اور نفسیاتی نقصانات ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

”جب تمہارے پاس ایسا شخص (رشتہ مانگنے) آئے جس کے دین اور کردار سے تم مطمئن ہو تو اسے رشتہ دے دو اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں فتنہ پھیلے گا اور بہت فساد برپا ہوگا۔“

نوجوانوں کو اپنی زندگی میں عقل اور جذبات کے درمیان ایک توازن قائم رکھنا چاہیے، جوانی کے عرصے میں جذبات و احساسات کو اگر قرآن کے نور اور دانشمندی کے تابع نہ رکھا جائے تو یہ بہت سرکشی مچاتے ہیں جس سے مستقبل پر بھی برے اثرات پڑتے ہیں۔

غیر سنجیدہ اور منہ زور جذبہ بعض اوقات آدمی کو افراط و تفریط اور غلو و انحراف میں مبتلا کر دیتا ہے،

نوجوانوں کے ہاں پائے جانے والے احساساتِ محبت کی تسکین کے لیے انہیں خاندان کے اندر بھرپور محبت ملنی چاہیے، انہیں امان اور حفاظت کا احساس دیا جانا چاہیے، اس کے ساتھ ساتھ انہیں عفت، نگاہ کی پاکیزگی اور اللہ سے حیاء کی تربیت دی جانی چاہیے۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اچانک پڑ جانے والی نظر کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں نظر پھیر لیا کروں۔

اسی طرح آپ ﷺ کا یہ بھی فرمان ہے:

”اے علی! ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ ڈال،

پہلی کی چھوٹ ہے لیکن دوسری کی نہیں۔“

ایک نوجوان کی مضبوط شخصیت کی تعمیر کا ایک اہم

نوجوانوں کو اپنی زندگی میں عقل اور جذبات کے درمیان ایک توازن قائم رکھنا چاہیے، جوانی کے عرصے میں جذبات و احساسات کو اگر قرآن کے نور اور دانشمندی کے تابع نہ رکھا جائے تو یہ بہت سرکشی مچاتے ہیں جس سے مستقبل پر بھی برے اثرات پڑتے ہیں۔

غصہ یہ ہے کہ وہ اپنے خاندان کے ساتھ باہمی ربط رکھے، خاندان اس کی پناہ گاہ اور قلعہ ہوتا ہے اور اس کے لیے ایک ایسی گود کی مانند ہوتا ہے جہاں اسے سکون، اطمینان، چین اور قرار ملتا ہے۔ خاندان نصیحت، رہنمائی، ایمانی غذا اور شخصیت کی تقویت کا ایک مصدر ہوتا ہے۔ اس کا نہ رہنا یا بگڑ جانا یا بیٹوں کا تعلق والدوں کے ساتھ کمزور پڑ جانا نوجوانوں کو بے نام تربیت گاہوں میں پہنچا دیتا ہے اور ایسی لہروں کے سپرد کر دیتا ہے جو ان کی عقلوں کا شکار کرتی ہیں اور بعض اوقات انہیں دور دراز کی وادیوں میں جا گراتی ہیں۔

نوجوان کی زندگی میں وعظ و نصیحت کا عنصر اس کی روح کی غذا اور دل کی سعادت کا باعث ہوتا ہے، چونکہ شخصیت کی تعمیر اور کردار کی طہارت میں وعظ و نصیحت انتہائی اہم ہے۔ اس لیے قرآن نے بھی اسے اہمیت دی ہے۔ چنانچہ قرآن میں حضرت لقمان علیہ السلام کی وہ نصیحتیں بیان کی گئیں ہیں جو انہوں نے اپنے بیٹے کو فرمائیں۔

﴿وَإِذْ قَالَ لُقْمَنُ لَبْنِهِ وَهُوَ يَعُظُهُ لَبْنِيُّ لَا

تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ٥﴾

(لقمان)

”یاد کرو جب لقمان اپنے بیٹے کو نصیحت کر رہا تھا تو اس نے کہا بیٹا! خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، حق یہ ہے کہ شرک بہت بڑا ظلم ہے۔“

اور فرمایا:

﴿يَبْنِيْ اِنَّهَا اِنْ تَكَ وَثِقَالٌ حَبِيْبٌ مِّنْ حَرَدٍ لَّ تَكُنْ فِيْ صَحْوَةٍ اَوْ فِي السَّيِّئَاتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ لَطَیْفٌ خَبِيْرٌ ٥ يَبْنِيْ اَقْوَمَ الصَّلٰوةِ وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰی مَا اَصَابَكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْر ٥﴾ (لقمان)

”(اور لقمان نے کہا تھا کہ) بیٹا، کوئی چیز رائی کے دانہ برابر بھی ہو اور کسی چٹان میں یا آسمانوں یا

زمین میں کہیں چھپی ہوئی ہو، اللہ اسے نکال لائے گا وہ باریک بین اور باخبر ہے۔ بیٹا، نماز قائم کرنے کا حکم دے، بدی سے منع کر، اور جو مصیبت بھی پڑے اس پر صبر کر یہ وہ باتیں ہیں جن کی بڑی تاکید کی گئی ہے۔“

زمین میں کام کے لیے دوز دھوپ کرنا نوجوان کے لیے باعثِ عزت اور اس کے خاندان کے لیے باعثِ افتخار ہے اور یہ بہترین کمائی ہے۔

رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سی کمائی پاکیزہ ترین ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

”آدمی کا اپنے ہاتھ سے کام کرنا اور ہر جائز تجارت۔“

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ لکڑیاں جمع کرنا اور بیچنا آدمی کے لیے بہتر ہے اس بات سے کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائے، پھر ان کی مرضی ہو کہ وہ دیں یا نہ دیں؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”میں اگر کسی ایسے نوجوان کو دیکھوں جو میری نگاہوں کو بھائے لیکن ساتھ ہی بتایا جائے کہ اس کا کوئی پیشہ نہیں تو مجھے میری نگاہوں سے گرجاتا ہے۔“

اسی طرح ان کا یہ بھی فرمان ہے:

”کوئی آدمی ایسا ہرگز نہ کرے کہ رزق کی تلاش سے علیحدہ ہو کر بیٹھ جائے اور دعا کرے کہ اے

اللہ! مجھے رزق عطا فرما، کیونکہ تم جانتے ہو کہ آسمان کبھی سونے یا چاندی کی بارش نہیں برساتا۔“ ایک بلند فکر نوجوان بیکاری سے ناتا توڑ لیتا ہے اور کام خواہ کیسا ہی کیوں نہ ہو، اس میں مشغول رہتا ہے، وہ کسی بھی پیشے یا کام کو حقیر نہیں جانتا۔ معاش کے لیے بھی ذمہ داری ہے کہ ذرائع معاش اور مناسب کام کے راستوں کو آسان بنائے تاکہ ہم ایسے نوجوان حاصل کر سکیں جو اپنی ذات، امت اور معاشرے کے لیے مفید ہوں۔

نوجوان کو چاہیے کہ حالت سفر میں ہو یا اقامت میں، دونوں حالتوں میں اپنے دین اور اپنی شخصیت پر فخر کرے، اپنے عقیدے پر ناز کرے، اس کے اظہار سے شرمائے نہیں اور احساس کمتری اور نقالی سے یکسر علیحدہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِلرَّسُولِ وَلِلَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَاللَّهُ يَخْتَارُ﴾
”عزت تو اللہ کی، اس کے پیغمبر کی اور اہل ایمان کی ہے۔“

نوجوان کی شخصیت میں پایا جانے والا ظہر اور ایک محمود خصلت اور پاکیزہ وصف ہے اور ایک ایسی قوت ہے جو پختہ عقل کا پتہ دیتی ہے۔ جبکہ مزاج کی تیزی، بغیر سوچے سمجھے انتقام پر اتر آنا اور جلدی سے اثر قبول کر لینا شیطانی چالیں اور سنگین خامیاں ہیں جو نوجوانوں کو تباہ کر دیتی ہیں اور ان کی صلاحیتوں کو ضائع کر دیتی ہیں بلکہ بعض اوقات پورے معاشرے کے لیے وبال بن جاتی ہیں۔

توانائی اور قوت کے اس مرحلے پر نوجوان کو چاہیے کہ حالات کے تغیر و تبدل اور وقت کے گزرتے چلے جانے سے عبرت پکڑے اور جوانی میں بڑھاپے کے لیے اور تندرستی میں بیماری کے لیے کچھ پوچھی جمع کرے۔ کیونکہ جوانی کے بعد بڑھاپا ہے، قوت کا انجام کمزوری ہے اور تندرستی کو بھی بیماری چھوڑتی رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعِفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضَعِفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَشَيْبَةً يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْقَدِيرُ﴾ (الروم)

”اللہ ہی تو ہے جس نے ضعف کی حالت میں تمہاری پیدائش کی ابتدا کی، پھر اس ضعف کے بعد تمہیں قوت بخشی، پھر اس قوت کے بعد تمہیں ضعیف اور بوڑھا کر دیا وہ جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور وہ سب کچھ جاننے والا، ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔“

دوسرا خطبہ

حمد و ثناء کے بعد:

میں تمہیں اور اپنے آپ کو اللہ سے ڈرنے کی تلقین کرتا ہوں۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ وَيَعْلَمُ اللَّهُ ۖ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ﴾ (البقرة)

”اللہ سے ڈرتے رہو، وہ تم کو صحیح طریق عمل کی

کچھ نوجوانوں کا گناہوں کے ارتکاب میں دیدہ دلیری کرنا ایک سنگین جسارت اور بڑا خطرہ ہے۔ عقلمند آدمی کبھی کبھار کے گناہ سے بھی بچتا ہے کیونکہ ایسے گناہ کی آگ راہ کے نیچے دبی ہوتی ہے۔

تعلیم دیتا ہے۔“

مسلمان نوجوان کا دل اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت سے معمور ہوتا ہے، اگر وہ کسی گناہ میں بھی ملوث ہو تو اس کا دل اللہ کے خوف سے لرزتا رہتا ہے اور گناہ پر پشیمان ہوتا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے:

”جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ دھبہ لگا دیا جاتا ہے۔ اگر وہ باز آجائے اور توبہ واستغفار کر لے تو اس کا دل صاف کر دیا جاتا ہے لیکن اگر بار بار گناہ کرتا رہے تو دل کے اس دھبے کو بڑھا دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ سارے دل پر مسلط ہو جاتا ہے اور یہی وہ زنگ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ذکر فرمایا ہے:

﴿كَلَّا بَلْ عَصَىٰ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾ (المطففين)

”ہرگز نہیں، بلکہ دراصل ان لوگوں کے دلوں پر ان کے برے اعمال کا زنگ چڑھ گیا ہے۔“

بعض نوجوان اپنی غلطی پہچان جاتے ہیں اور انہیں

پتا چل جاتا ہے کہ جو کچھ وہ کر رہے ہیں، وہ حرام ہے لیکن وہ توبہ کو مؤخر کیے رکھتے ہیں اور آج کل کے چکر میں پڑے رہتے ہیں۔ حالانکہ آج کل کا خیال راہ توبہ کی سب سے بڑی رکاوٹ ہے اور شیطان کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے۔

کچھ نوجوانوں کا گناہوں کے ارتکاب میں دیدہ دلیری کرنا ایک سنگین جسارت اور بڑا خطرہ ہے۔ عقلمند آدمی کبھی کبھار کے گناہ سے بھی بچتا ہے کیونکہ ایسے گناہ کی آگ راہ کے نیچے دبی ہوتی ہے۔

بعض اوقات سزا مؤخر کر دی جاتی ہے اور بعض اوقات جلد آتی ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے:

”اللہ تعالیٰ ظالم کو ڈھیل دینے رکھتا ہے لیکن جب اسے پکڑتا ہے تو پھر مہلت نہیں دیتا۔“ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی:

﴿وَكَذَٰلِكَ أَخَذَ الرَّحْمَٰنُ مِنَ الْغُلَامِ وَهِيَ ظَالِمَةٌ لَّانَّ أَخَذَ ۖ لَكُمْ شَبَابًا﴾ (ہود)

”اور تیرا رب جب کسی ظالم بستی کو پکڑتا ہے تو پھر اس کی پکڑ ایسی ہی ہوا کرتی ہے، فی الواقع اس کی پکڑ بڑی سخت اور دردناک ہوتی ہے۔“

اسی طرح آپ ﷺ کا فرمان ہے:

”جب تم دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کسی بندے کو اس کے گناہوں کے باوجود پسند کی دنیا دے رہا ہے تو یقیناً وہ ڈھیل ہے۔“

پھر آپ ﷺ نے اللہ کا یہ فرمان پڑھا:

﴿فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمُ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ۖ حَتَّىٰ إِذَا فُزِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً ۖ فَاذَٰهُمْ فِي بُيُوتٍ مُّسْتَوْسَوَاتٍ﴾ (الأنعام)

”پھر جب انہوں نے اس نصیحت کو، جو انہیں کی گئی تھی، بھلا دیا تو ہم نے ہر طرح کی خوشحالیوں کے دروازے ان کے لیے کھول دیے، یہاں تک کہ جب وہ ان بخششوں میں جو انہیں عطا کی گئی تھیں خوب مگن ہو گئے تو اچانک ہم نے انہیں پکڑ لیا اور اب حال یہ تھا کہ وہ ہر خیر سے مایوس تھے۔“



زندہ جلائے جانے والوں کا جرم.....؟؟!

ایسے میں احتجاج کرتے ہوئے کسی دوسرے طبقے سے تعلق رکھنے والے کو (محض اس کے تعلق کی وجہ سے) مار دینا بھی اسی طرح دہشت گردی ہے جس طرح عبادت گاہوں اور عوامی مقامات پر بم دھماکے کرنا۔ جس طرح دو بے گناہوں کو جلایا گیا وہ واضح طور پر خطرناک اثرات کا حامل سانحہ ہے۔ اس کو فطری رد عمل قرار دینا درحقیقت دہشت گردی کی منطق کی وکالت ہے کہ وہ بھی کہتے ہیں کہ ہم اپنے اوپر ظلم و جبر کے رد عمل میں یہ کارروائیاں کرتے ہیں۔

مذہبی قائدین اور دانشور و تجزیہ کار سوچیں، اگر فطری رد عمل کی منطق قبول کر لی گئی تو انتقام در انتقام کا سلسلہ کہاں تک دراز ہو جائے گا۔

دنیا میں کہیں بھی کوئی مسلمان قتل ہو گا تو تخریب کار تو ہتھیار اٹھا لیں گے، (جبکہ اسلام اس کی قطعاً اجازت نہیں دیتا) نہ ہی کبھی مسلم قیادت نے کبھی ایسا سوچا ہے۔ حکومت پنجاب کو چاہئے کہ وہ فوراً زندہ جلائے گئے دو بے گناہوں کے مجرموں کو اسی طرح گرفتار کرے جس طرح سیالکوٹ کے دو لڑکوں کو ڈنڈے مار مار کر مار دینے والوں کو پکڑا گیا اور قرار واقعی سزا دی گئی۔ موقع پر موجود پولیس اور انتظامیہ کو بھی قانون کے کٹہرے میں لایا جائے۔

حکومت کو شاید احساس نہ ہو کہ ان دو بے گناہوں کے حوالے سے عوام میں کتنی بے چینی اور درد موجود ہے۔ سوشل میڈیا میں اضطراب کی ایک شدید لہر (بلکہ بھونچال) کو دیکھا جاسکتا ہے، ایسے میں اگر مجرم گرفتار نہ ہوئے تو خدشہ ہے کہ کوئی عاقبت نا اندیش کوئی اور تخریبی کارروائی نہ کر گزرے۔ (بم دھماکوں کے مجرموں کی نسبت ان زندہ جلائے جانے والوں کے مجرم تو سامنے ہیں)۔

حکومت مجرموں کی گرفت کے ساتھ ساتھ غیر مسلم لیڈروں سے بھی مکالمہ کرے اور ان کو پابند کرے کہ وہ دہشت گردی کو صرف اپنے خلاف نہ جانیں بلکہ اپنے متعلقین کو سمجھائیں کہ ان کی صفوں میں شامل ہو کر اسلام، پاکستان اور مسلمانوں کے خلاف نعرے لگانے والے اور پاکستانی جھنڈے جلانے والے، ان کے ہمدرد نہیں۔۔۔؟؟ (بکریہ روزنامہ پاکستان 18 مارچ 2015ء)

کوشش کرتے ہوئے دو بے گناہ مسلمانوں کو زندہ جلا دیا۔ نہ صرف دو بے گناہوں کو زندہ جلا یا گیا بلکہ پاکستان کے جھنڈے بھی جلانے گئے اور پاکستان مخالف نعرے لگائے گئے۔ ہمیں کامل یقین ہے کہ احتجاج کرنے والوں میں لازماً دشمن کے لوگ ہوں گے جو جلتی پر تیل ڈال رہے ہوں گے اور جن کی کوشش ہوگی کہ پاکستانی قوم کو تقسیم در تقسیم کر کے آپس میں لڑایا جائے۔ یہ دشمن جو پاکستانیوں کو آپس میں دست و گریبان کرانا چاہتے ہیں بم دھماکے کرنے والوں سے بڑے تخریب کار ہیں۔

جھنڈا جلانے والے بے گناہوں کو زندہ جلانے

نکتہ اعتراض

رانا شفیق خاں پسروی

والے غلط کردار لوگوں کی بجائے، ہم ان مذہبی قائدین کے سامنے سراپا التماس ہیں جو اپنے اپنے طبقہ اور متوسلین میں بہر حال عقیدت کا بھرپور اثر رکھتے ہیں کہ وہ اپنے اپنے لوگوں کو باور کرائیں، اچھی طرح سمجھائیں کہ مسجد اور گرجا گھر میں دھماکے کرنے والے ایک ہی قسم کے دشمن ہیں، ان کا کام صرف خون بہانا ہے۔

تمام مذہبی رہنما (بالخصوص مسیحی رہنما) اپنے فرض کو بخوبی سمجھیں اور اپنے لوگوں کو اچھی طرح سمجھائیں کہ گرجا گھروں پر حملے ہوئے تو پہلے وہ محافظ شہید ہوئے جو ان گرجا گھروں کی سیوریٹی پر مامور تھے اور وہ مسلمان تھے۔

دہشت گرد، پاکستان کی بے شمار مساجد پر بھی تباہ کن حملے کر چکے ہیں اور تقریباً تمام شہروں میں ان گنت مسلمانوں اور نمازیوں کے خون سے بھی ہولی کھیل چکے ہیں۔

اسلام، امن اور رواداری کا دین ہے۔ مسلم وہ ہے جو سراپا امن و سلامتی ہو۔ دین امن (اسلام) کی بنیادی تعلیم ہے کہ ساری مخلوق الہی ایک کنبہ ہے۔

کسی کو ایذا نہیں پہنچانی، ہمسایوں کا بہر حال خیال رکھنا اور ایک انسان کا قتل پوری انسانیت کا قتل ہے۔ پاکستان میں ہونے والی دہشت گردی کو تمام قوم، اسلام اور پاکستان کے خلاف ایک بھیانک سازش قرار دیتی اور اس کی بھرپور مذمت کرتی ہے۔ بد بخت دہشت گرد، پوری پاکستانی قوم کے خلاف تخریبی کارروائیاں کرتے چلے آ رہے ہیں۔ ان کے حملے ہر طبقہ قوم پر ہوتے ہیں، وہ غیر مسلموں سے زیادہ مسلمانوں پر تازہ توڑ حملے کر رہے ہیں۔ پاکستان کا شاید ہی کوئی شہر ہو جہاں مسجدوں اور دیگر مقدس مقامات پر حملے نہ کئے گئے ہوں اور نمازیوں و مذہبی مسلمانوں کو شہید و زخمی نہ کیا ہو، اس لئے وہ شخص نہایت نادان ہے جو کسی غیر مسلم مقام پر کسی دہشت گردانہ حملے کو، مذہبی تقسیم میں بانٹ کر دیکھے گا۔ لاہور کے علاقے یوحنا آباد کے دو گرجا گھروں پر جو حملے ہوئے ہیں، اس پر پوری پاکستانی قوم سراپا احتجاج ہے، مسلم مذہبی رہنماؤں نے ان حملوں کو گرجا گھروں سے زیادہ اسلامی تعلیمات اور اسلامی روایات پر حملہ قرار دیا ہے اور حکومت و عوام سے مطالبہ کیا ہے کہ بہر حال میں پاکستان کی اقلیتوں کو تحفظ فراہم کیا جائے اور ان کے معاشرتی حقوق کا خیال رکھا جائے۔

کوئی درود دل رکھنے والا انسان، دکھائی نہ دے گا جو گرجا گھروں پر حملے اور انسانی جانوں کے نقصان پر غمزدہ و رنجیدہ نہ ہو۔ واقعتاً یہ بہت بڑا سانحہ تھا، مگر اس عظیم سانحہ سے بڑا سانحہ یہ ہوا کہ بعض عاقبت نا اندیش لوگوں نے اس سانحہ پر احتجاج کرتے ہوئے دہشت گردوں کے نشانے پر آئی ہوئی پاکستانی قوم کو دو طبقات میں تقسیم کرنے اور پھر دونوں میں نفرت کے بیج بونے کی

اہل حدیث اور مملکت سعودی عرب

قسط نمبر ۲

قدیمی روابط..... تاریخی دستاویزات کی روشنی میں

تحریر: جناب الشیخ صلاح الدین مقبول

جناب مولانا عارف جاوید محری

فریقین میں خطوط و مکاتیب کا تبادلہ:

ذیل میں ہم بعض وہ خطوط اور مکاتیب ذکر کرتے ہیں، جو بعض اہم مواقع پر فریقین کی طرف سے ایک دوسرے کو لکھے گئے:

۱ مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ نے فتح مکہ کے موقع پر ملک عبدالعزیز کو مبارک بادی پیغام دیتے ہوئے لکھا: «خیر مقدم لعساکر السلطان ابن السلطان الأمير عبد العزيز ابن السعود أمير النجدية. زاد الله مجده ونصر عسكره. نحییکم ایہا السادة العظام والخدام لدين الله الإسلام بخیر مقدم علی دخولکم مکة المعظمة بلد الله الحرام. زادها الله عزاً وشرفاً ما دام الملوان. اللهم انصر عساکر الموحدين علی سائر المشركين وأعداء الدين. آمین یا مجیب الداعين» (فت روزہ "الہمدیث" امرتسر 24 اکتوبر 1924ء)

”یعنی سلطان کی افواج کا خیر مقدم، ہم خدام دین اور عظیم الشان قیادت کو مکہ مکرمہ داخل ہونے پر مبارک باد دیتے ہیں۔ اے اللہ! موحدین کے لشکر کو تمام مشرکوں اور دشمنان دین پر فتح نصیب فرما۔“

اسی مناسبت سے مولانا اعجاز احمد سہوانی نے عربی زبان میں ایک مدحیہ قصیدہ بھی لکھا، جو پندرہ روزہ ”اخبار محمدی“ دہلی (1 اکتوبر 1929ء) میں اشاعت پذیر ہوا۔ نیز برصغیر کے اہل حدیث کے رسائل و جرائد میں مملکت سعودی عرب کے احوال و حوادث موقع بہ موقع شائع ہوتے اور ہندوستان کے عوام کو وہاں کے حالات سے مطلع کرنے کا فریضہ سرانجام دیتے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہندی عوام یا زعماء میں مملکت سعودی عرب کے متعلق جو غلط فہمی پیدا ہوتی، اس کا بھی بخوبی ازالہ کرتے۔

ایک مرتبہ ملک عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ پر طواف کعبہ کے

دوران میں قاتلانہ حملہ ہوا، جس میں وہ محفوظ رہے تو اہل حدیث اخبارات نے اس سازش اور اس کے پس پردہ محرکات سے عوام الناس کو آگاہ کیا اور زعمائے اہل حدیث کی طرف سے ملک عبدالعزیز کے نام خیر سگالی پر مبنی کئی خطوط اور مکاتیب لکھے گئے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیں: ہفت روزہ ”الہمدیث“ امرتسر: 1 مارچ، 3 مئی، 1935ء)

مولانا ثناء اللہ امرتسری کے نام اپنے ایک خط میں ملک عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

بسم الله الرحمن الرحيم

من عبد العزيز بن عبد الرحمن آل فيصل إلى جناب المكرم الأفخم الشيخ أبو الوفاء ثناء الله. سلمه الله تعالى. سلام عليكم ورحمة الله وبركاته.

مع السؤال عن أحوالكم، أحوالنا من فضل الله جميلة، ثم كتابكم المؤرخ ١٨ شوال ١٣٤٥ هـ وصل، وما ذكرتم كان عندنا معلوم أخبار طرفكم أحسنتم الإفادة، وأخبار طرفنا من فضل الله على غاية ما يرام، وما ذكرتم من قبل اجتهدكم وتبينكم للحق في موسم الحج العام الماضي فهذا شئ لا ننكره، ولا ينكره أحد من المسلمين، ولا شك أن مقامكم عندنا عزيز..... وأن اجتهدكم عظيم في الحجاز..... ونرجو الله أن يوفقنا وإياكم لما فيه الخير. هذا ما عندى والسلام. (مہر سلطانی)

۱۰ ذو القعدة ۱۳۴۵ھ

(فت روزہ ”الہمدیث“ امرتسر 15 جولائی 1927ء)

”یعنی ہم خیریت سے ہیں اور آپ کی خیریت مطلوب ہے۔ ۱۸ شوال ۱۳۳۵ھ کو آپ کا لکھا ہوا

نامہ ہمیں موصول ہوا۔ آپ نے بڑے اچھے طریقے سے وہاں کے احوال لکھے ہیں اور یہاں بھی ہر طرف چین ہی چین ہے۔ آپ نے گزشتہ سال موسم حج میں اپنی جس محنت اور اظہار حق کا ذکر کیا ہے، بلاشبہ اس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ ہماری نگاہ میں آپ کی بڑی قدر ہے اور یقیناً حجاز کے بارے میں آپ کی محنت بڑی گراں قدر ہے۔ اللہ ہم سب کو بھلائی کی توفیق دے۔“

۲ ذیل میں ہم مولانا عبدالواحد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کا اپنے ایک مخلص دوست میاں عبداللہ ٹھیکیدار (گوندلانووالہ) کے نام ایک خط ذکر کرتے ہیں جس میں مولانا غزنوی مرحوم اور ملک عبدالعزیز کے درمیان باہمی ربط و تعلق کی گہرائی اور گیرائی کو بخوبی محسوس کیا جاسکتا ہے:

بسم الله الرحمن الرحيم

بھائی صاحب! اللہ عزوجل اپنی ہی عزت کی برکات کے ساتھ تم کو اور ہم کو اور تمام مسلمانوں کو عزت دارین مرحمت فرما کر توفیق مرضیات عنایت کر دے۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھ کو تمہاری باتوں کی خبر نہیں۔ خبر ہوتی تو اس (اسماعیل غزنوی) کو تاکید کرتا۔ حرمین شریفین میں (شرفہما اللہ وکرمہما) آپ جیسے کارکن اور مخلصین کی ضرورت شدید ہے۔ آگے تم استخارے کرتے جاؤ، وہ نہ بھیجے تو میں بھیجے کے لیے ان شاء اللہ موجود ہوں۔ میں سلطان صاحب (ملک عبدالعزیز) کو لکھا کرتا ہوں اور وہ جواب دیا کرتے ہیں۔ چند اشخاص بھیج چکا ہوں اور وہ وہاں کام کر رہے ہیں۔ اب کی دفعہ سلطان صاحب (ایدہ اللہ تعالیٰ بروج القدس) نے میری نسبت چند موقعوں پر فرمایا کہ وہ تو میرے والد ہیں۔ کل بھی آپ (ملک عبدالعزیز) کا ایک خط آیا کہ میں آپ لوگوں سے بہت خوش ہوں۔ میری دانست میں تم عبدالغفار خان کو بھی ہمراہ لے جاؤ۔ ہذا والسلام۔ دعا گو

عبدالواحد۔ عفا اللہ عنہ

۳ محدث العصر حافظ عبداللہ روپڑی رحمۃ اللہ علیہ کے نام ملک عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ اپنے ایک خط میں تحریر کرتے ہیں:

المملكة العربية السعودية، ديوان جلالة الملك.

الرقم: ۱۵۶/۱/۷۵.

التاريخ: ۱۳۵۴/۱۲/۲۰ھ

من عبدالعزيز بن عبدالرحمن الفيصل إلى جناب المكرم أبي أحمد عبد الله الأمرتسرى، مدير جريدة «تنظيم أهل الحديث» سلمه الله.

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته.

مع الاستفسار عن صحتكم، دمتم بأسر الأحوال، وغنى من فضل الله بآتم الصحة والعافية.

ولقد وصل إلينا كتابكم المؤرخ في ۱۰ شوال ۱۳۵۴ھ وأحطنا علما بما ذكرتم به عن إخلاصكم ومحبتكم لنا. وهذا مما لا يستكثر من أمثالكم المخلصين. بارك الله فيكم.

ومن قبل مسائل الشركة واختلاف الناس فيها، أعلم أخی أن الناس لم یکن لهم إلا هواهم، ونحن قد بینا الذی عندنا من قبل ذلك لإخوانکم، ولم نقصد بذلك إلا ما فیہ الخیر للبلاد المقدسة. وأما دخول الإنجليز فی بلادنا ومساائلنا معهم فنسأل الله أن یکفیناهم وغیرهم ممن یرید بالمسلمین شرا، وهو السميع العليم.

ولکن هنا أمر واحد أخبرکم بهما لتکونوا علی معلومیة منهما بصفة أخبار (مسلم عربی).

أولاً: والله ما أعلم أن الإنجليز تداخلوا فی بلادنا، لا بکثیر ولا بقلیل، ولا یمکن أننا نرضی بذلك.

المقدسة ونفعة المسلمين فجزاه الله خيراً، وقد أخبرنا الوفد بما يلزم عن ذلك. وأما من يقصد التشنت والنفاق فنقول: سیکفیکهم الله وهو السميع العليم، هذا ما أحببنا ایضاحه لکم.

ونسأل الله أن یوفقنا وإیاکم لما فیہ الخیر والصلاح للإسلام والمسلمین. والله یحفظکم. والسلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

عبد العزيز بن عبد الرحمن
"یعنی ۱۰ شوال ۱۳۵۴ھ کو آپ کا لکھا ہوا خط ہم تک پہنچا اور آپ نے اس میں ہمارے لیے جس اخلاص اور محبت کا ذکر کیا ہے، ہم اس کے لیے آپ کے ممنون ہیں۔ جہاں تک تیل کی کمپنیوں کے معاملات اور اختلافات ہیں تو لوگوں کے اپنے اپنے مفادات ہوتے ہیں اور ہم نے اپنا موقف پہلے بیان کر دیا ہے، جو سراسر بلا و مقدسہ کی بھلائی اور بہتری میں ہے۔

رہی یہ بات کہ انگریز ہمارے میں ملک میں آرہے ہیں اور ہمارے ان کے ساتھ معاملات چل رہے ہیں تو اس بارے میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہم کو ان کے شر سے محفوظ رکھے۔ یہاں ہم آپ کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ہمارے ملکی امور میں انگریزوں کی کوئی چھوٹی بڑی مداخلت نہیں اور نہ ہم یہ پسند ہی کرتے ہیں۔ اگر وہ یا کوئی دوسرا کسی معاملے میں مداخلت کی کوشش کرے تو اہل اسلام اپنے دفاع کے لیے خون کا آخری قطرہ تک بہانے کے لیے تیار ہوں گے۔ لوگوں کی باتیں اگر حق کی نصرت، دیار مقدسہ اور اہل اسلام کی تائید اور فائدے میں ہوں تو اللہ ان کو جزا دے اور اگر افراتفری، افتراق اور منافقت کے لیے ہوں تو اللہ تعالیٰ ہمیں ان سے بچائے گا۔ ہم یہ وضاحت کرنا ضروری سمجھتے تھے۔

اللہ تعالیٰ ہم کو اور آپ کو اسلام اور اہل اسلام کے لیے خیر کا باعث بنائے۔ والسلام

درج کرتے ہیں جو ملک عبدالعزیز نے ہندوستان کی جماعت اہل حدیث کے نام لکھا اور ان کو ہندو نصیحت سے نوازا۔ یہ خط ہفت روزہ "الامجدیث" امرتسر (18 دسمبر 1931ء) میں اشاعت پذیر ہوا اور ساتھ اس کا ترجمہ بھی درج کیا گیا تھا۔ ذیل میں ہم صرف اس اہم مکتوب کا ترجمہ ذکر کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔ شائقین عربی خط اصل کتاب میں ملاحظہ کر سکتے ہیں:

بسم الله الرحمن الرحيم
"عبدالعزیز ابن سعود کی طرف سے سب اہل حدیث برادران کو السلام علیکم۔ بعد سلام کے میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہوں اور خیر البشر پر درود پڑھتا ہوں، اس کام کی جو اسے پسند ہوا اور راضی کرے۔ آپ (برادران اہل حدیث) جانتے ہیں کہ سچ اور صبر کی وصیت کرنا مومنوں کے خصائص سے ہے اور آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی تعریف میں کہا ہے کہ وہ آپس میں رحیم ہوتے ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ تمام اطراف ملک میں توحید شائع کرنے میں آپ لوگ جمع ہوں۔ یہی بات ہے جس نے ہمیں یہ خط لکھنے پر آمادہ کیا ہے اور ہمیں سخت رنج ہوتا ہے کہ ہم آپ کی جماعت میں ضعف دیکھتے ہیں، جیسا کہ ہمیں آپ کی کسی قسم کی مصیبت پر رنج ہوتا ہے۔

ہم نے احوال اور اخبار سے معلوم کیا ہے کہ غیر اہل حدیث فرقوں نے اپنا نظام قائم کر رکھا ہے اور آپ (اہل حدیث) اپنی جماعت کو یک جا کرنے سے غافل ہیں۔ اسی لیے میں (ابن سعود) آپ کو تنظیم جماعت کے لیے کہتا ہوں اور آپ کے اصحاب الرائے کو تنظیم جماعت اور اشاعت توحید کے لیے لکھتا ہوں۔ اس میں خدا آپ کو بڑا اجر دے گا۔ دوسرے لوگوں کا اجتماع اور آپ لوگوں کا افتراق آپ کے لیے موجب ضعف ہے اور جماعت کو رتبہ عالیہ سے گرانے کا سبب ہے۔ یہ (گراؤ) ہم دیکھنا نہیں چاہتے۔ خدا سے آپ لوگوں کے لیے ہر کام میں توفیق خیر مانگتے ہیں، جس سے اسلام کی شان بلند ہوا اور مولا کریم راضی ہو۔"

(مہر سلطانی)

۱۳ رجب ۱۳۵۰ھ

مندرجہ بالا بعض خطوط اور اصل کتاب میں مذکور دیگر مکاتیب سے یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ مملکت سعودی عرب کے حکمران ملک عبدالعزیز اور علمائے حدیث ہند کے درمیان عقیدہ و فکر کی ہم آہنگی کی بنیاد پر قائم یہ تعلقات کس قدر گہرے اور مضبہ تھے اور دونوں کے باہم روابط کس قدر پائیدار تھے۔

مملکت نوزائیدہ کی مالی امداد:

تعاون علی الخیر کے مخلصانہ ارادے سے علمائے حدیث ہند نے مقدور بھر مختلف مواقع پر مملکت سعودی عرب کی بھرپور مدد کی اور اپنی استطاعت کے مطابق داسے درے قدمے نئے تبرعات روانہ کیے:

غلاف کعبہ کی تیاری:

خانہ کعبہ کا غلاف ہر سال مصر سے آیا کرتا تھا، لیکن جب ملک عبدالعزیز نے مکہ فتح کیا تو مصری حکومت نے سیاسی عداوت کی بنا پر ۱۹۲۸ء میں غلاف کعبہ بھیجنے سے انکار کر دیا، تب ملک عبدالعزیز کے کہنے پر مولانا اسماعیل غزنوی اور مولانا داود غزنوی نے اپنی نگرانی میں خانہ کعبہ کا غلاف تیار کر کے مکہ بھیجا۔ ان تجربات کی بنا پر اسی زمانے میں مکہ مکرمہ کے اندر ایک ”دارالکُؤۃ“ قائم کر دیا گیا تھا، تاکہ مصر سے آئے دن غلاف نہ آنے کی مصیبت کا مستقل علاج کر دیا جائے۔ اس کارخانے میں مولانا اسماعیل غزنوی مرحوم کی مدد سے ہندوستان کے بہت سارے کاریگر فراہم کیے گئے تھے۔ کچھ مدت تک وہیں غلاف تیار کیا جاتا رہا، پھر سعودی حکومت اور مصر کے تعلقات درست ہو گئے اور وہاں سے غلاف کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

انظام آب رسانی میں تعاون:

مولانا عبدالغفور رمضان پوری جب ۱۳۲۳ ہجری میں حج پر گئے تو وہاں بلاد حرمین میں انھیں اور دیگر حجاج کو ضروریات کے لیے پانی کے حصول میں بڑی مشقت کا سامنا کرنا پڑا، اس صورت حال کو دیکھتے ہوئے انھوں نے اور ان کے ایک عزیز نے ماہِ شوال ۱۳۳۵ ہجری میں ملک عبدالعزیز کو ایک ہزار پچیس روپے بھیجے، تاکہ یہ روپے حجاج کو پانی کی فراہمی کے انتظام میں خرچ کیے جاسکیں۔

جب یہ مبلغ سلطان عبدالعزیز کو موصول ہوا تو انھوں نے مولانا عبدالغفور رمضان پوری کو شکریہ کا جوابی خط لکھا جو درج ذیل ہے:

المملكة الحجازية والنجدية وملحقاتها

ديوان جلالة الملك

في ٢٥ ذي الحجة سنة ١٣٤٥هـ

من عبدالعزيز بن عبد الرحمن الفيصل

آل سعود إلى حضرة المكرمين محمد

عبد الغفور الرمضان فوري. السلام عليكم

ورحمة الله وبركاته

أما بعد! فنعلمكم بوصول ما تبرعتم به

أنتم وبعض أصدقائكم وأقربائكم على يد

الشيخ يوسف حسن خان، وقيمته ألف

وخمس و عشرون روية، جاء ت بها

أنفسكم لأجل إنفاقها على حفر بئر في

عرفات أو منى، وحيث أن مشاغلنا كثيرة،

ولا قدرة لنا على القيام بأعمال الصدقة

الجمعة فقد عهدنا إلى حضرة الفاضلين

الشيخ عبد الله و عبید الله الدهلوی الذین

هما موضوع ثقتنا فی أن يتفقوا مع الشيخ

حسن خان على طريقة البر، تنفق الأموال

عليها فقر قرارهم على إصلاح بئر

مطمورة في عرفات بذلك المال، وقصدنا

إفادتكم بذلك، واقلبوا فائق التحية»

(مهر سلطانی)

(ہفت روزہ ”الجمہیت“ امرتسر ۱۹ اگست ۱۹۲۷ء)

”یعنی ہم آپ کو بتانا چاہتے ہیں کہ آپ نے اور

آپ کے دوستوں اور اقربانے مولانا محمد یوسف حسن خان

کے ہاتھ جو ایک ہزار پچیس روپے کی رقم عرفات یا منی

میں کنواں کھدوانے کے لیے بھیجی تھی، وہ ہم تک پہنچ چکی

ہے۔ ہم نے امور سلطنت میں مشغولیت کی بنا پر اپنے

قابل اعتماد دوستوں مولانا عبداللہ اور عبید اللہ دہلوی کی

ذمہ داری لگا دی ہے کہ وہ مولانا یوسف حسن خان کے

ساتھ مل کر اس رقم کو اس کے صحیح مصرف میں خرچ کر

دیں۔ ان دونوں حضرات نے اسے عرفات میں ایک بند

کنویں کی اصلاح کے لیے خرچ کرنے پر اتفاق کیا ہے۔

آپ کی اطلاع کے لیے یہ خط لکھا جا رہا ہے۔ والسلام

نہر زبیدہ کی اصلاح میں امداد:

مکہ مکرمہ میں حجاج وغیرہ کے لیے نہر زبیدہ آب

رسانی کا ایک بہترین ذریعہ تھا، لیکن مرور زمانہ سے اس کی

حالت خراب ہو گئی تو دیگر لوگوں کی طرح برصغیر کے علماء اور

عوام نے بھی حتی المقدور اس میں تعاون کیا۔ مولانا حسام

الدین بٹالوی لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ حرم مکہ میں حافظ

عبداللہ روپڑی کو دیکھا کہ وہ درس قرآن دے رہے ہیں۔

درس کے بعد انھوں نے نہر زبیدہ کے لیے لوگوں کو چندہ

دینے کی ترغیب دی تو وہیں ایک مجلس میں دو سو پچتر

روپے اکٹھے ہوئے جو بعد ازاں حکومت کے سپرد کر دیے

گئے۔ (ہفت روزہ ”تنظیم اہل حدیث“ روپڑ ۱۵، ۲۲

اکتوبر ۱۹۲۷ء)

علاوہ ازیں ہندوستان سے کئی دیگر حضرات نے بھی

اس نہر کی اصلاح اور تعمیر و مرمت کے لیے مالی امداد کی۔

غذائی مواد کی دوکشتیاں:

جدہ میں جب ملک عبدالعزیز کی حکومت قائم ہوئی تو

ہندوستان سے دہلی، امرتسر اور ملتان وغیرہ کے تیس چالیس

علماء کھانے پینے کی مختلف اشیاء دوکشتیوں میں لے کر جدہ

پہنچے، تاکہ اس مملکت نوزائیدہ اور وہاں کے عوام سے خیر

رگالی کا مظاہرہ ہو اور مقدور بھر ان کی مشکلات کو کم کیا جا

سکے۔ چنانچہ جب علمائے ہند جدہ کی بندرگاہ پر اترے تو ملک

عبدالعزیز کے حکم سے ان کے بھائی عبداللہ فیصل نے ان کا

استقبال و اکرام کیا۔ پھر ان علمائے دین کی ملک عبدالعزیز

سے ملاقات ہوئی تو انھوں نے بھی بھرپور طریقے سے ان کا

استقبال کیا۔ بعد ازاں ان سب علماء نے ملک عبدالعزیز

کے ہاتھ پر بیعت کی۔ (ماہنامہ ”ابلاغ“ مارچ ۱۹۹۶ء)

حرمین میں دارالحدیث کا قیام:

حرمین میں طلبائے علم کے لیے اہل حدیث علماء اور

عوام کے تعاون سے ”دارالحدیث“ کا قیام عمل میں آیا،

جس کے لیے ہندوستان کے علمائے حدیث نے مسلسل

مالی تعاون فراہم کیا اور اپنے رسائل و جرائد میں اس کی

امداد کے لیے بھرپور آواز اٹھائی۔ چنانچہ ہفت روزہ

”اہل حدیث“ امرتسر اور ”تنظیم اہل حدیث“ روپڑ میں

مسلسل چندہ جمع کرنے کی اپیل ہوتی اور پھر روپے جمع کر

کے انھیں محفوظ طریقے سے مکہ اور مدینہ بھیج دیا جاتا۔ (جاری)

کی دھبھری آواز کو سمجھیں اور جواب میں کہیں کہ محترم پروفیسر صاحب! ہم آپ کی ہمتیں ہیں، ہماری کوتاہیاں ضرور ہیں لیکن ہم آپ کے شریک سفر ہیں۔

ہمارے اہل منصب حضرات کو محبت، شفقت، ایثار کا پیکر عام کارکنان کو ادب و احترام اور وفاداری کا نمونہ بن کر راہِ وفا طے کرنا ہوگی۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنے قائدین کے ساتھ مکمل یکجہتی اور خلوص کا اظہار کریں اور اپنے قائد جناب پروفیسر ساجد میر کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے کے لیے اپنی پوری صلاحیتیں بروئے کار لائیں اور انہیں اکیلے یہ دشوار گزار سفر طے کرنا پڑے۔ ان کو تحفے نہ دیں بلکہ ان کی مشکلات کا خود خیال رکھیں۔ اگرچہ وہ مصائب سے ٹکرانا خوب جانتے ہیں لیکن رفقاء کا ساتھ ایک اہل حقیقت ہے جس کے لیے ہمارے پیغمبر ﷺ نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو مانگا اور موسیٰ علیہ السلام نے ہارون علیہ السلام کو۔

ہم خدائے ذوالجلال کا شکر یہ ادا کرتے ہیں کہ محترم پروفیسر صاحب پہلے بھی ہمارے تھے۔ ایک اجلاس (منعقدہ سیالکوٹ) میں انہوں نے کہا تھا کہ ”مرکزی جمعیت اہل حدیث میرے خون میں بس گئی ہے۔“ اور اہم نے ایک ایسے ہی کالم میں لکھا تھا کہ ”آج پروفیسر ساجد میر صاحب نے ہمارے ہونے کی قرار داد پر دستخط کر دیئے ہیں“ اور اس پیرانہ سالی میں انہوں نے جماعت کی باگ ڈور تھام کر اپنی عادت اور اپنی روایت کے مطابق اپنے کہے ہوئے لفظوں کی حرمت رکھ لی ہے۔ بے شک میرے والد محترم مرحوم و مغفور محمد بلال قریشی صاحب (جو کہ مرے کالج سیالکوٹ میں میر صاحب کے کالج فیلو رہے ہیں) مجھ سے ایک دفعہ گفتگو کرتے ہوئے درست ہی کہا تھا کہ ”جناب پروفیسر ساجد میر کی صلاحیتوں سے استفادہ نہ کرنا مرکزی جمعیت اہل حدیث کی سب سے بڑی بد نصیبی ہوگی۔“

مبارک باد کے مستحق ہیں اراکین شوریٰ جنہوں نے محترم پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ تعالیٰ کی قیادت میں کام کرنے میں فخر سمجھا اور میر کاررواؤں کو بلا مقابلہ منتخب کر کے دور اندیشی کا ثبوت دیا ہے۔

خدائے ذوالجلال..... تیرا شکر یہ

تحریر: جناب جہاں زیب قریشی

جس کی سطح پر خاموشی اور اندرونِ طلاطم، پہاڑ کی سی استقامت رکھنے والا اور پاکستان میں مشرف جیسے ظالم حکمران کے سامنے کلمہ حق کہنے والا یہ شخص سود و زیاں سے بے نیاز، اسلام اور خصوصاً مسلک اہل حدیث کے لیے دن رات ایک کیے ہوئے اور اس خدمت میں معمولی سے معمولی کام سرانجام دینے میں بھی اسے کوئی باک نہیں۔ وہ جس کے خاندان کی مسلک اہل حدیث کے لیے قربانیاں برصغیر کبھی فراموش نہیں کر سکتا، جارحیت سے اجتناب کرنے والے اس شخص کا دل خوفِ خدا سے لبریز اور مسلمانوں کے غم میں ڈوبا رہتا ہے۔ ایسے شخص کے دل میں کسی منصب کی کیا خوشی ہو سکتی ہے۔ البتہ ایک اور فکر دامن گیر ہوگی کہ ذمہ داری کا دورانیہ ایک دفعہ پھر بڑھ گیا۔ کانٹوں کی سچ پہ چلتے چلتے اس شخص کا کیا حال ہو چکا ہوگا۔ اس تصور سے دل کانپ اٹھتا ہے۔ مخالفین کے علاوہ عیاری، مکاری، حسد، فریب، لالچ جاہ و جلال، عہدوں اور مرتبوں کے لالچ میں ڈوبے ہوؤں سے سابقہ اندرون ملک سیاست کا مقابلہ بیرون ملک روابط کی فکر، اسلام اور اس کی سر بلندی کے لیے دنیا کے ہر حصے پر نظر، لیکن محترم پروفیسر موصوف نے اپنی بعد از انتخاب تقریر میں کسی ملکی یا غیر ملکی مشکل کا ذکر نہیں کیا۔ میں اپنے طور پر سمجھتا ہوں کہ وہ ملکی اور بیرونی سیاست پر کڑی نظر رکھتے ہیں اور اس کا مقابلہ کرنا جانتے ہیں اور یہ میدان ان کے لیے باز بچہ اطفال ہے لیکن انہوں نے اپنی تقریر میں شہر سیالکوٹ کے شاعر اقبال کے ایک شعر کی اس لائن کو بطور خاص پڑھا کہ

”ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارہ“

اس سے ان کے اس ایک دکھ کی نشاندہی ضروری ہوتی ہے کہ ان کے ساتھ چلنے والے بعض لوگ ہمت میں کمزوری دکھا رہے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم متحد ہو کر ان

کسی بھی جماعت، گروہ، ریاست یا ملک کے لیے انتخاب امیر ایک کٹھن مرحلہ ہوتا ہے، نبی مہربان ﷺ کے دنیا سے چلے جانے کے بعد ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتخاب بھی کٹھن مرحلوں سے گزرنے کے بعد ہوا تھا۔ باوجود اس کے کہ ان اعلیٰ شخصیات کا انتخاب کرنے والے دنیا کے مہذب ترین اور لائق ترین انسان تھے۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہر چار سال کے بعد اس نازک ترین مرحلہ سے گزرتی رہی ہے (اور آئندہ سے ہر پانچ سال کے بعد اس مرحلہ سے گزرا کرے گی) 15 مارچ 2015 کی صبح کو بھی جماعت کے سامنے یہ کٹھن مرحلہ تھا۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث کے معزز اراکین شوریٰ نے آئندہ پانچ سال کے لیے امیر، ناظم اعلیٰ، ناظم مالیات کا انتخاب کرنا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جس کی رحمت سے مرکزی جمعیت اہل حدیث نے یہ نازک مرحلہ خوش اسلوبی اور مکمل باہمی اتفاق و اتحاد سے طے کر لیا۔

جی میں آیا کہ امارت کے انتخاب پر جناب پروفیسر ساجد میر صاحب رحمہ اللہ کو لغوی معنوں میں نہیں بلکہ عرف عام میں مبارک باد کا خط لکھوں۔ لیکن پھر خیال آیا کہ پروفیسر صاحب کو اس امارت کی کوئی خواہش تھی جس پر انہیں مبارک باد دی جائے، محترم میر صاحب اس امارت سے قبل ہی ایک بین الاقوامی شخصیت ہیں۔ ملکی اعتبار سے وہ ایک منجھے ہوئے سیاستدان ہیں۔ علم کے میدان میں تقابلی ادیان اور لسانیات شرقیہ کے ماہر کے علاوہ بہترین انگریزی دان، تحریر و تقریر میں وہ ملکہ کے تقارین و سامعین ان کی ایک بات مہینوں سوچا کریں۔ ایک گہرا سمندر

چند مسلسل کامیابیاں اور چند غلط فہمیوں کا ازالہ

تحریر: جناب پروفیسر محمد عامر حفیظ

جماعت کو جانچئے!!

امیر محترم پروفیسر ساجد میر رحمۃ اللہ علیہ کی سینٹ انتخابات میں کامیابی کے بعد ان کے دفتر میں خوشی کا سماں تھا۔ صحافتی ذمہ داریوں کے باعث مجھے بھی ان خوشگوار لمحات میں وہاں موجودگی کا موقع ملا۔ اسٹن میں امیر محترم نے ناظم دفتر کو بلا کر چند ہدایات دیں۔ پروفیسر صاحب کے یہ چند الفاظ انتہائی حیرت انگیز تھے، خصوصاً میرے لئے اور انہی الفاظ نے مجھے یہ تحریر لکھنے پر اکسایا۔ امیر محترم ناظم دفتر کو انتخابی اخراجات کے گوشواروں کے کاغذات جمع کرانے سے متعلق ہدایات دے رہے تھے۔ انہوں نے جو اخراجات بتائے وہ چند کاغذات کی فونو کاپی، فون کالز اور الیکشن کمیشن آنے جانے کے لئے خرچ ہونے والے فیول کے متعلق تھے۔ ذرا تصور کریں کہ جب ملک میں سینٹ الیکشن کے لئے کروڑوں خرچ کرنے کے تذکرے میڈیا کی سرخسوں میں ہوں۔ بلوچستان میں حکمران جماعت کا ایک ٹکٹ ہولڈر کسی سینٹ کے مقابلے میں ہار چکا ہو۔ اور ایک سینیٹر اپنے اخراجات چند سو ظاہر کر رہا ہو تو آپ کو حیران ہونا چاہیے کہ نہیں۔ ایک حیرت مجھے اس وقت بھی ہوئی کہ جب سینٹ کا الیکشن جیتنے کے بعد وہ پنجاب اسمبلی سے باہر آئے تو ڈرائیور نے اطلاع دی کہ گاڑی ایک ایسی جگہ پارک ہے کہ جہاں سے ٹکٹا انتہائی مشکل۔ تو وہ اپنی گاڑی کا انتظار کرنے کی بجائے ایک کارکن کی گاڑی میں وہاں سے روانہ ہوئے۔ قارئین یہ گاڑی ان درجنوں گاڑیوں کے قافلوں سے گزری جو منتخب سینیٹرز کو جلوس کی شکل میں واپس لجانے کے لئے وہاں موجود تھے۔

امیر محترم کے اس بار ایوان بالا کا معزز رکن منتخب ہونے کی کہانی بھی دلچسپی سے خالی نہیں۔ پروفیسر صاحب کو حکومت کی اتحادی جماعت کے طور پر ٹکٹ جاری کیا گیا تھا جسے ملک کی ایک بڑی سیاسی پارٹی کی جانب سے دو مرتبہ الیکشن کمیشن اور بعد ازاں لاہور ہائیکورٹ میں بھی

چیلنج کیا گیا۔ یہ واقعی ایک تکلیف دہ مرحلہ تھا کہ جب دس قانونی ماہرین پر مشتمل بینل اور بتیس کے قریب وکلاء مخالفت میں پیش ہوئے جن میں ہائیکورٹ بار کے صدر بھی شامل تھے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و کرم ہی تھا کہ امیر محترم اس گہری سازش سے بچ نکلنے میں کامیاب رہے اور انہیں ایک بار پھر بھاری اکثریت سے کامیابی ملی۔ پروفیسر ساجد میر مسلسل چوتھی بار سینٹ کے ممبر منتخب ہوئے ہیں۔ یہ یقیناً دنیا بھر میں قرآن و سنت سے محبت کرنے والوں کے لئے ایک خوشی کی خبر ہے کیونکہ کسی بھی ملک کا ایوان بالا اہم ترین حیثیت کا حامل ہوتا ہے۔

ان کے منتخب ہونے کی خبر ملنے کے ساتھ ساتھ سوشل میڈیا پر بھی انتہائی تیز رفتاری سے پھیلی۔ دنیا بھر میں حاملین کتاب و سنت نے اپنی بھرپور محبتوں کا اظہار کیا۔ اس موقع پر مرکزی جمعیت اہلحدیث کی مسلک کی دعوت و تبلیغ اور دیگر معاشرتی شعبوں میں کارکردگی پر روشنی ڈالنے کی بھی ضرورت ہے۔ یہ سب اس لئے کہ چند حلقے غلط فہمیوں، بعض اشکالات اور اعتراضات کے باعث جماعت کے معاشرے میں کردار کو انتہائی تنگ نظری سے پیش کرتے ہیں۔ ایسا تاثر دیا جاتا ہے کہ جیسے ایک سیاسی اتحاد کی وجہ سے جماعت بالکل غیر فعال ہو چکی ہے۔ ملک بھر میں ہونیوالی دعوتی سرگرمیوں، مدارس و مساجد کی تعمیر اور ان کے بہترین نظام، رفاہی و امدادی کارروائیوں، بیرون ملک تعلقات سمیت ہر پہلو کو یکسر نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ اس تاثر کے پیدا ہونے میں ایک وجہ یہ بھی ہے کہ مرکزی جمعیت کی قیادت نے اپنی بساط کے مطابق جماعت کی مضبوطی، مقبولیت اور دعوتی و تبلیغی سرگرمیوں پر تو بھرپور توجہ دی ہے لیکن ان کو تعلقات عامہ کے رائج الوقت تقاضوں کے مطابق کچھ زیادہ ”کیش“ کرانے کی طرف توجہ نہیں دی۔ اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ بہت سی جماعتیں اصل کام تو شاید کچھ بھی نہ کریں لیکن میڈیا کو رتی اور ”ڈھنڈورا پیٹنے“

کی طرف بھرپور توجہ دیتی ہیں اور ہر معمولی سے معمولی کام کو بھی بھرپور کیش کرانے کی کوشش کرتی ہیں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ کچھ لوگوں کو جماعتی سرگرمیوں کے متعلق پروپیگنڈا کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔

قارئین کرام مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان ملک بھر سمیت بیرون ملک حاملین کتاب و سنت کی نمائندہ جماعت ہے۔ یہ واحد جماعت ہے کہ جس کا ملک کے کونے کونے میں نظم موجود ہے۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث نام ہے اس وفاق المدارس کا کہ جس کے تحت ملک بھر میں سینکڑوں ادارے قرآن و حدیث کے علوم کی شمع روشن کر رہے ہیں۔ مرکزی جمعیت نام ہے ان چھ سو کے قریب ارض پاک کے ہر ہر شہر سے نمائندگی کرنیوالے ارکان شوریٰ کا۔ یہ جماعت وہ ہے کہ جس کے تحت ہر سال سینکڑوں مدارس و مساجد تعمیر کی جاتی ہیں۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث نام ہے سعودی جماعت میں زیر تعلیم ان طلبہ کا کہ جن کے لئے اس جماعت سے منسلک قائدین اور علمائے کرام کی تصدیق سے حصول علم کے دروازے کھلتے ہیں۔ یہ جماعت نام ہے امام کعبہ کی زیر قیادت قائم اس گورننگ باڈی کا کہ جس کے تحت پیغام ٹی وی اور کتاب و سنت کی دعوت عام کرنے کے لئے منصوبہ جات چلائے جاتے ہیں۔ مرکزی جمعیت نام ہے برطانیہ، سعودی عرب، یونان، کینیڈا اور دیگر ممالک میں قائم جماعتوں کا کہ جو مرکز کے ساتھ جڑی ہیں۔ یہ جماعت نام ہے ان حجاج کرام کا کہ جو سعودی عرب کے شاہی خاندان اور دیگر اداروں کی دعوت پر ہر سال فریضہ حج کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث نام ہے ان عوامی خطباء و مبلغین کا کہ جو ہر روز ملک بھر کے گلی کوچوں، بازار، مساجد و مدارس میں دروس اور تقاریر کے ذریعے کتاب و سنت کی صدا کی بلند کرتے ہیں۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث نام ہے ان بے سہارا اور محتاجوں کا کہ جو جماعت کی ریلیف سرگرمیوں سے مستفید ہوتے ہیں۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث کی چھتری تلے کسی بھی دینی جماعت کا پہلے موبائل ہسپتال بنایا گیا جو کہ انتہائی کامیابی سے عوام کی خدمت میں مصروف عمل ہے۔ یہ جماعت ہے اس ویب اور سوشل میڈیا نیٹ ورک کا کہ جس سے ہر روز

ہزاروں کی تعداد میں دنیا بھر میں موجود لوگ مستفید ہو کر کتاب وسنت کی دعوت سے مالا مال ہوتے ہیں۔

جی ہاں قارئین! مرکزی جمعیت اہلحدیث کے معاشرے میں کردار کو کسی تنگ نظری، تعصب، غلط فہمی یا اختلاف کی بنا پر انتہائی محدود بنا کر پیش کرنا انصاف کا تقاضا نہیں۔ اصلاح کی گنجائش ہر جگہ ہوتی ہے اور یقیناً اس جماعت کے کردار و عمل میں بھی کچھ کی کوتاہی موجود ہو گی لیکن ایسا بھی نہیں کہ جماعت اپنے فرائض سے غافل اور جمود کا شکار ہے۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث اور اس کی قیادت پر اعتراض ضرور کیجئے لیکن اس سے پہلے جماعت کی مختلف شعبہ جات میں کارکردگی سے ضرور آگاہی حاصل کریں۔ آئیے! ہم ذرا مرکزی جمعیت اہلحدیث کے قائدین کی جانب سے شروع کئے جانے والے مختلف منصوبہ جات اور جماعت کی مختلف شعبہ جات میں سرگرمیوں کا جائزہ لیتے ہیں۔

پیغامِ نبی و نبی و رک

مرکزی جمعیت اہلحدیث کا حالیہ دور میں اہم ترین کارنامہ الیکٹرانک میڈیا کے میدان میں قدم رکھنا ہے۔ الحمد للہ! آج سے تین سال قبل شروع ہونے والا پیغامِ نبی و اب دو زبانوں اردو اور پشتو میں نشریات پیش کر رہا ہے۔ امام کعبہ معالی الشیخ ڈاکٹر عبدالرحمن السدیس رحمہ اللہ اس کے چیئرمین ہیں جبکہ دنیا بھر سے نامور شخصیات اس کے بورڈ آف ڈائریکٹرز میں شامل ہیں۔ آج عوام میں اپنی مقبولیت کے باعث پیغامِ نبی و پاکستان کے معتبر دعوتی تبلیغی اور صحافتی و سماجی حلقوں کے لئے ایک موثر پلیٹ فارم بن چکا ہے۔ پیغامِ نبی و دی کے تربیت یافتہ علمائے کرام اور سالرز کو پیشانی و دی اٹھایا پر بھی مدعو کیا گیا۔ اس وقت پیغامِ نبی و دی، سیٹلائٹ پر پاکستان سمیت 56 سے زائد ممالک میں اور انٹرنیٹ، موبائل ایپلی کیشنز پر لائیو سٹریمنگ کے ذریعے دنیا بھر میں دیکھا جا رہا ہے۔ سوشل میڈیا پر روزانہ وائرل کی تعداد ایک لاکھ سے زائد جبکہ پیغام ویب سائٹ سے استفادہ کرنے والوں اور روزانہ آن لائن فتویٰ کے ذریعے اپنی اصلاح کرنے والوں کی تعداد بھی لاکھوں میں ہے۔ اس کے آئندہ اہداف میں پیغامِ نبی و دی کو یورپ کے ناظرین تک پہنچانے کے لیے سیٹلائٹ کا حصول اور ایک ایسے ٹی وی کا اجراء ہے جس

پر سارا دن آئمہ حریم کی تلاوت اردو ترجمے کے ساتھ جاری رہے۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث کی بیدار مغز قیادت نے ہی دور حاضر کی ضرورت کا احساس کرتے ہوئے پیغامِ نبی و نبی و رک کے اجراء کے لئے بھرپور کوشش کی اور اس منصوبے کو انتہائی کامیابی کے ساتھ چلایا جا رہا ہے۔ اس کی وجہ سے نہ صرف جماعت کی مقبولیت میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے بلکہ کتاب وسنت کی دعوت بھی گھر گھر پہنچ رہی ہے۔

ویب اینڈ سوشل میڈیا

مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کی مرکزی عاملہ کے اجلاس میں جماعت کی ایک جدید ترین خصوصیات کی حامل ویب سائٹ بنانے اور سوشل میڈیا پر جماعتی سرگرمیوں کو فروغ دینے کا فیصلہ ہوا۔

الحمد للہ! آج نہ صرف جماعت کی آن لائن ویب سائٹ مکمل طور پر فعال ہے بلکہ سوشل میڈیا پر ماہانہ لاکھوں لوگ خالص کتاب وسنت کی دعوت سے مستفید ہو رہے ہیں۔ اس ویب سائٹ پر جماعتی سرگرمیوں، قائدین کے بیانات، ملک بھر میں ہونیوالے جلسوں کی ویڈیوز، کتب، تصاویر، احادیث گرافکس اور ہفت روزہ اہلحدیث سمیت مسلکی مواد مہیا کیا گیا ہے۔

الحمد للہ! اس ویب سائٹ اور سوشل میڈیا نیٹ ورک کے ذریعے دنیا بھر میں موجود حاملین کتاب وسنت کو جوڑنے اور انہیں ایک فعال نیٹ ورک فراہم کرنے کی بھرپور کوشش کی گئی ہے۔ ان شاء اللہ! مستقبل میں اس ویب سائٹ پر الگ سے آن لائن فتویٰ سیکشن اور اہلحدیث فورم کا قیام بھی عمل میں لایا جا رہا ہے تاکہ دنیا بھر میں موجود مسلکی جذبہ رکھنے والے افراد اس سے مستفید ہو سکیں۔

جماعتی مقبولیت اور دینی حلقوں کے لئے ایک

پلیٹ فارم

مرکزی جمعیت اہلحدیث کے قائدین کی محنتوں کا ثمری ہے کہ جماعت کو ملک بھر سمیت دنیا بھر کے دینی حلقوں میں بھرپور پزیرائی ملی ہے۔ میں یہاں گزشتہ کچھ عرصے کے دوران مرکزی دفتر اور مختلف اداروں کا وزٹ کر نیوالی شخصیات کا ذکر کرنا چاہوں گا تاکہ یہ اندازہ ہو سکے کہ مرکزی جمعیت اہلحدیث اور اس کی قیادت کو کس

قابل قدر نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ یہ انتہائی مسرت کی بات ہے کہ مرکزی جمعیت اہلحدیث کی موجودہ قیادت ایک ایسا مضبوط نیٹ ورک بنانے میں کامیاب رہی ہے جس کی بدولت نہ صرف ملک بھر بلکہ دیگر ممالک سے تعلق رکھنے والی نامور شخصیات مرکزی دفتر کا وزٹ کر کے اپنے نیک جذبات کا اظہار کر چکی ہیں۔ وزیر مذہبی امور سعودی عرب ڈاکٹر الشیخ سلیمان ابوالخیل، نائب وزیر برائے مذہبی امور سعودی عرب ڈاکٹر الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ العمار، وزیر مذہبی امور پاکستان سردار محمد یوسف، جامعہ الامام محمد بن سعود کے چانسلر، سابق سعودی سفیر عبدالعزیز بن ابراہیم الغدیر اور ممتاز انڈین مصنف مظہر یاسین صدیقی، نیپال سپریم کورٹ کے جج، مری مشن انٹرنیشنل کے سربراہ ڈاکٹر توفیق کے علاوہ برطانیہ، یونان، کویت اور دیگر ممالک کے جماعتی و دینی وفد سمیت ملک بھر کی نامور جماعتی اور غیر جماعتی شخصیات پیغامِ نبی و دی میں تشریف لپچی ہیں۔

الحمد للہ! پیغامِ نبی و دی اور دعوتی سرگرمیوں کی بدولت مرکزی جمعیت اہلحدیث نے مختلف انداز میں دعوت و تبلیغ سے منسلک افراد اور اداروں کے لئے ایک اجتماعی پلیٹ فارم کی حیثیت حاصل کر لی ہے۔ ملک کی مختلف دینی و سماجی تنظیموں سے منسلک افراد کو پروگرامز میں شرکت کے لئے مدعو کیا جاتا ہے۔ مری مشن انٹرنیشنل، الہدیٰ انٹرنیشنل، النور انٹرنیشنل، یوتھ کلب، لائیو دین، اور دیگر کئی اداروں اور تنظیموں کے عہدیداران اور افراد کو پیغامِ نبی و دی کے پروگرامز میں شمولیت کا موقعہ دیا گیا ہے۔ اس کا مقصد جماعت کو معاشرے کے تمام طبقات میں مقبول بنانا اور معاشرے میں دینی حلقوں کا ایک مثبت تاثر پیش کرنا ہے۔

عرب اور بیرون دنیا سے تعلقات

بعض حلقوں کی جانب سے جماعت کے عرب دنیا سے تعلقات کے حوالے سے بھی سوالات اٹھائے جاتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ ایک ”سنہری دور“ کے بعد اب جماعت عرب دنیا میں اپنا اثر و رسوخ مکمل طور پر کھو چکی ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ افراد جماعتی سرگرمیوں سے لاعلم ہیں جس وجہ سے انہیں حالات کا ٹھیک سے ادراک نہیں ہے۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث کے عرب شخصیات،

حکومتی اداروں، دینی تنظیموں اور دیگر ممالک میں تعلقات انتہائی حوصلہ افزاء ہیں۔ امام کعبہ نے امیر محترم سینیٹر ساجد میر اور ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم کی دعوت پر بخوشی پیغام ٹی وی کی چیز میں شپ قبول کی جو کہ دنیا بھر میں کسی بھی واحد ٹی وی چینل کا منفرد اعزاز ہے۔ ان کی میزبانی میں حرمین الشریفین کے آڈیو ٹوریم میں اب تک تین تقاریب منعقد ہو چکی ہیں جن میں انہوں نے کھل کر جماعت، قائدین اور پیغام ٹی وی سے اپنی محبت کا اظہار کیا۔ اسی طرح عرب کے نامور علمائے کرام اور شخصیات پیغام ٹی وی کے ساتھ منسلک ہیں۔ امیر محترم کو رابطہ عالم اسلامی میں خصوصی اعزاز سے نوازا گیا ہے وہ عالم اسلام کی اس نمائندہ تنظیم کے واحد پاکستانی تاسیسی ممبر ہیں۔ کچھ عرصہ قبل نائب امیر مرکزیہ الشیخ علی محمد ابوتراب اور ایڈیشنل سیکرٹری جنرل مرکزیہ رانا شفیق خاں پسروری کی زیر قیادت ایک اعلیٰ سطحی جماعتی وفد مفتی اعظم سعودی عرب، وزیر مذہبی امور اور دیگر اعلیٰ ترین حکام سے ملاقاتیں کر چکا ہے۔ الشیخ علی محمد ابوتراب کو دنیا بھر کی اسلامی رہنمائی تنظیموں کے اتحاد کا نائب صدر منتخب کیا گیا ہے۔ اسی طرح پیغام ٹی وی کو واحد اردو چینل کے طور پر رابطہ العالم تنظیم کی ممبر شپ بھی دی گئی ہے جس کے تحت ترکی، مصر، سوڈان اور سعودی عرب میں ہونیوالے اجلاسوں میں ناظم اعلیٰ مرکزیہ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم، الشیخ علی محمد ابوتراب اور دیگر رہنما شرکت کر چکے ہیں۔

سرکاری اداروں میں نمائندگی

ملک بھر میں مختلف سرکاری اداروں اور ہر اس فورم پر کہ جہاں منسلک اور جماعتی نمائندگی کی ضرورت پیش آتی ہے تو مرکزی جمعیت اہلحدیث ہی اپنا فریضہ سمجھ کر اس ضرورت کو پورا کرتی ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل کی ممبر شپ ایک اہم ترین اعزاز ہے جو کہ نائب امیر مرکزیہ کے پاس موجود ہے۔ صوبہ پنجاب میں بین الممالک ہم آہنگی کمیٹیوں، امن کمیٹیوں، وزیر اعلیٰ کی خصوصی مشاورت اور دیگر اہم عہدوں اور نامزدگیوں پر مرکزی جمعیت اہلحدیث کے نمائندگان موجود ہیں۔ مرکزی رویت ہلال کمیٹی کی ممبر شپ کے علاوہ پنجاب میں صوبائی بیت المال کے چیرمین کا عہدہ بھی مرکزی جمعیت اہلحدیث کی سفارش پر

محترم ملک سلمان کو دیا گیا ہے۔ سینیٹر رہنما ڈاکٹر عبدالغفور راشد اتحاد بین المسلمین کمیٹی کے رکن کے طور پر وزیر اعلیٰ پنجاب کے کوارڈینیٹر ہیں۔ صوبائی عشر و زکوٰۃ کمیٹی، علماء بورڈ اور قرآن بورڈ جیسے اداروں میں بھی جماعت کی نمائندگی موجود ہے۔ اسی طرح مرکزی جمعیت اہلحدیث کو ہی وفاق اور صوبائی سطح پر منسلک اور دیگر مذہبی امور پر مشاورت اور نمائندگی کا موقع دیا جاتا ہے۔ دراصل یہ سب ملک کے اندر اپنے وجود کا احساس دلانے اور انتظامیہ کے ساتھ تعاون کا ایک اظہار ہوتا ہے۔ اس سے منسلک اہلحدیث کے بارے میں نہ صرف اچھا تاثر پیدا ہوتا ہے بلکہ انتظامی اور حکومتی امور سے بھی آگاہی رہتی ہے۔ اس کے علاوہ تمام اضلاع میں بھی امن کمیٹیوں اور بین الممالک ہم آہنگی کے حوالے سے بنائے جانے والی کمیٹیوں میں بھی مرکزی جمعیت اہلحدیث کے مقامی عہدیداران موجود ہوتے ہیں۔

وفاق المدارس کا انتظام اور تعمیر مساجد

مرکزی جمعیت اہلحدیث کی قیادت تعلیمی، تبلیغی و دعوتی سرگرمیوں سے پوری طرح آگاہ ہے۔

الحمد للہ! جماعت کے تحت وفاق المدارس کا نظام انتہائی احسن طریقے سے چل رہا ہے۔ امتحانات، ڈگری جاری کرنے اور نصاب کے حوالے سے کئی تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ وفاق المدارس السلفیہ کے تحت ملک بھر میں نہ صرف اداروں کی تعداد بڑھی ہے بلکہ طلبہ میں بھی کئی گنا اضافہ ہوا ہے۔ اسی طرح نئے مدارس و مساجد کی تعمیر کے حوالے سے بھی امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر رحمہ اللہ، ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم رحمہ اللہ اور اس شعبہ کے سربراہ محترم شریف چنگوانی کی کاوشیں قابل قدر ہیں۔ دو سال پہلے تک کے اعداد و شمار کے مطابق صرف حافظ عبدالکریم صاحب 1500 مساجد تعمیر کرا چکے ہیں، ان کی زیر نگرانی 300 حفظ القرآن و درس نظامی کے اداروں میں 12000 سے زائد طلبہ و طالبات تعلیم و تربیت میں مصروف ہیں۔ یہ صرف ایک شخص کی کارکردگی ہے دیگر اداروں اور افراد کی جانب سے بھی ہزاروں کی تعداد میں مساجد و مدارس تعمیر کئے گئے ہیں اور انتہائی احسن طریقے سے چل بھی رہے ہیں۔

رہنمائی و دعوتی سرگرمیاں

مرکزی جمعیت اہلحدیث کی جانب سے دہی انسانیت کی خدمت پر بھی بھرپور توجہ دی جاتی ہے۔ زلزلے، سیلاب اور ملک بھر میں موجود غریب و مسکین افراد کی امداد کا خصوصی انتظام کیا جاتا ہے۔ حالیہ سیلاب کے دوران جماعت کے تحت لاکھوں روپے کی رقم اور امدادی سامان تقسیم کیا گیا۔ اس کے علاوہ ضلعی اور شہری جماعتوں نے بھی اپنے طور پر پریشان حال لوگوں کی مدد کی۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث کے تحت مستقل رہنمائی کاموں کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ صرف ڈاکٹر حافظ عبدالکریم کی جانب سے ایسے علاقے کہ جہاں پانی کی سہولت میسر نہیں وہاں ایک لاکھ نکلے اور دیگر وائر پرائیکٹس لگائے گئے ہیں۔ اسی طرح آفت زدہ لوگوں کے لئے دو سو کے قریب تیار گھر بھی تقسیم کئے گئے۔ جماعت سے ہی منسلک دیگر اداروں اور افراد کی کارکردگی اس کے علاوہ ہے۔ اہلحدیث پوتھ فورس کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس نے ”ساجد میر موبائل ہسپتال“ بنا رکھا ہے جو کہ تقریباً دو دراز علاقوں میں بھی جا کر لوگوں کو طبی امداد فراہم کرتا ہے۔ یہ سب رہنمائی سرگرمیاں جماعتی قائدین کی زیر نگرانی سرانجام پاتی ہیں۔ اسی طرح سال کا شاید ہی کوئی دن ہو کہ جس دن مرکزی جمعیت اہلحدیث کی ضلعی، شہری یا مقامی جماعتوں کی جانب سے کوئی نہ کوئی جلسہ، درس یا تقریب نہ منعقد کی جاتی ہو۔ علاقائی سطح پر کانفرنسز کے علاوہ ڈویژنل سطح پر بھی بڑے جلسوں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ ان اجتماعات و تقریبات کا انعقاد منسلکی دعوت کے ساتھ ساتھ جماعتی مقبولیت و طاقت کا اظہار بھی ہے۔ یہ سب کی سب سرگرمیاں منسلکی دعوت کا اظہار ہیں۔

الحمد للہ! ملک بھر کے جید علمائے کرام اور سکالرز مرکزی جمعیت کے ساتھ منسلک ہیں جو کہ لوگوں کو کتاب و سنت کی سچی تعلیمات سے آگاہ کرتے ہیں۔ جماعت کی جانب سے مدارس کے طلبہ میں تحریر و تقریر کا شوق ابھارنے کے لئے مقابلے بھی کرائے جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ صحافتی میدان میں بھی مرکزی جمعیت اہلحدیث اپنا کردار ادا کر رہی ہے۔ جماعت کا ترجمان رسالہ ”اہلحدیث“ باقاعدگی سے شائع کیا جاتا ہے، اہلحدیث پوتھ فورس اپنا الگ رسالہ شائع کرتی ہے۔ اس کے علاوہ جماعت سے منسلک کئی مدارس و شخصیات اپنے

اہم اعلان

میں یہ اطلاع دیتے ہوئے بڑی خوشی اور مسرت محسوس کرتا ہوں کہ امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان جناب سینیٹر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ نے اپنے انتخاب نو کے بعد فیصلہ کیا ہے کہ تمام صوبائی نظم (صوبائی امر اور ناظم اعلیٰ) حسب سابق برقرار اور بحال رہیں گے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

پنجاب		سندھ	
امیر	پروفیسر حافظ عبدالستار حامد	امیر	مولانا محمد یوسف محمدی
ناظم اعلیٰ	مولانا میاں محمود عباس	ناظم اعلیٰ	علامہ محمد ابراہیم طارق
بلوچستان		خیبر پختونخواہ	
امیر	الشیخ علی محمد ابوتراب	امیر	مولانا فضل الرحمن مدنی
ناظم اعلیٰ	مولوی عبدالغنی ضامرائی	ناظم اعلیٰ	ڈاکٹر ذاکر شاہ

ہر صوبہ کے امیر اور ناظم باہمی مشورہ سے صوبائی کابینہ کے باقی افراد مقرر کر لیں اور کابینہ کی مکمل فہرست مع ٹیلی فون نمبر اور ایڈریس مرکز ارسال کریں۔ والسلام!

(ڈاکٹر حافظ) عبدالکریم ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

ہدیہ و تبریک

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے رہنما اور ممتاز عالم دین مولانا محمد یوسف انور صاحب نے کہا ہے کہ مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس منعقدہ خانیوال میں نئی منتخب قیادت، امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ ناظم اعلیٰ الشیخ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم اور ناظم مالیات جناب حاجی عبدالرزاق کو بلا مقابلہ منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ بلاشبہ ہماری قیادت مرکزی جمعیت اہل حدیث کے شاندار ماضی اور اسلاف کی تابندہ روایات کی اٹین ہے۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ وہ جماعت کی تعمیر و ترقی اور قرآن و سنت کے نفاذ کے لیے اور ملکی سیاسیات میں بھرپور کردار ادا کرے گی۔

چاہیے کہ جماعت اور قائدین کی سرگرمیوں کے متعلق بھرپور معلومات رکھیں تاکہ وہ کسی بھی مذموم پروپیگنڈے کا بھرپور جواب بھی دے سکیں۔

جاری ہے۔

خطبہ جمعۃ المبارک

27 مارچ کا خطبہ جمعۃ المبارک جامع مسجد اسماعیل اہل حدیث باغبانپورہ ہاؤسنگ سکیم میں شیر پنجاب مولانا منظور احمد ارشاد فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ!

الداعی الی الخیر: حافظ محمد اشرف قربانی و خطیب مسجد ہذا

جامعہ رحمانیہ للبنات کانفرنس

39 ویں سالانہ جامعہ رحمانیہ للبنات کانفرنس مورخہ 12 اپریل بروز اتوار صبح 8 بجے سے لے کر 5 بجے شام تک جاری رہے گی۔ جس میں ملک بھر سے مبلغات، فاضلات اور عالمات خطابات فرمائیں گی۔ پروگرام میں جامعہ سے فارغ ہونے والی طالبات میں انعامات اور اسناد تقسیم کی جائیں گی۔ خادمہ الجامعات صاحبزادہ شاہد محمود سعیدی فاروق آباد

اپنے طور پر بھی رسائل، جرائد و اخبارات شائع کرتے ہیں۔

سیاست اور پارلیمنٹ میں نمائندگی

مرکزی جمعیت اہل حدیث بنیادی طور پر ایک دعوتی، تبلیغی اور مسلک کی نمائندہ جماعت ہے لیکن اس کے ساتھ ملکی معاملات اور سیاسی حوالے سے بھی سرگرم ہے۔ ملکی سیاست میں حصہ لینا اور پارلیمنٹ میں نمائندگی کا واحد مقصد مسلک کی ترویج ہوتا ہے۔ یہ مرکزی جمعیت اہل حدیث کی کبھی بھی مجبوری نہیں رہی بلکہ ہر موقع پر انتہائی باوقار انداز میں اپنا موقف پیش کیا گیا۔ امیر محترم کو مسلسل چار بار ایوان بالا کا ممبر بننے کا اعزاز حاصل ہے جبکہ ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم ممبر قومی اسمبلی ہیں۔ اس کے علاوہ جماعتی سفارش پر بھی کئی افراد کو ٹکٹ جاری کئے جاتے ہیں جن میں سے کچھ تو منتخب ہو کر پارلیمنٹ میں پہنچے اور اب موجودہ صوبائی اسمبلی کا بھی حصہ ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ ملک کے مخصوص سیاسی حالات کے باعث کوئی بھی دینی جماعت تنہا کچھ زیادہ موثر ثابت نہیں ہو سکتی۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث کا ایک بڑی سیاسی پارٹی سے اتحاد محض بہت سی دیگر جماعتوں کے کردار و عمل کو جانچنے کے بعد کچھ بہتر افراد کا چناؤ ہی قرار دیا جاسکتا ہے۔ قائدین بارہا اس بات کا اظہار کر چکے ہیں کہ سیاسی میدان میں کسی کے ساتھ رہنا ہماری مجبوری نہیں جبکہ کبھی بھی کسی عہدے یا ٹکٹ کے لئے دیگر افراد و جماعتوں کی طرح ”بھیک“ نہیں مانگی گئی۔

الحمد للہ! مرکزی جمعیت کا دامن دیگر سیاسی جماعتوں جن میں بعض دینی جماعتیں بھی شامل ہیں، ان کی طرح کسی کرپشن یا بدعنوانی کے الزام سے داغدار نہیں ہے۔ حتیٰ کہ ایک سیکولر آمر جنرل کے خلاف واحد ووٹ کا اعزاز بھی اگر کسی کے حصے میں آیا تو وہ شخصیت امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر کی تھی۔ سیاست میں حصہ مرکزی جمعیت اہل حدیث کے ملک میں معاشرتی، دینی و تبلیغی کردار کا صرف ایک پہلو ہے اور اسے کبھی بھی دعوت و تبلیغ اور مسلکی حوالے سے مجبوری نہیں بننے دیا گیا۔ اس کو صرف اور صرف جماعت کے لئے جائز فوائد اور نمائندگی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ ملک بھر میں موجود جماعتی

کارکنان اور مسلک افراد کے بے پناہ سرکاری و انتظامی مسائل امیر محترم و ناظم الحمد للہ! حکومتی اداروں و عہدیداران سے حل کراتے ہیں۔ قائدین کی پارلیمنٹ میں نمائندگی کے باعث ہی حکومت اور دیگر اداروں کے ساتھ معاملات کرنے میں آسانی رہتی ہے۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث کی ان سرگرمیوں کا مختصر احوال بیان کرنے کا مقصد صرف اور صرف یہ ہے کہ کارکنان کو جماعت کی سرگرمیوں سے آگاہ ہونا چاہیے۔ اس تحریر کا مقصد اعداد و شمار دینا نہیں بلکہ صرف چند پہلوؤں پر روشنی ڈالنا ہے کہ جس سے جماعتی کارکردگی اور قائدین کی کاوشوں سے آگاہی ہو سکے۔ جماعت کے بارے میں بہت سے افراد کی غلط فہمیوں کی ایک بڑی وجہ ان کی لاعلمی بھی ہے۔ وہ بعض وجوہات یا اپنی مصروفیات کے باعث جماعتی سرگرمیوں سے آگاہی نہیں رکھتے۔ ایسے میں بعض لوگوں کو یہ پروپیگنڈا کرنے کا بھی موقع مل جاتا ہے کہ جماعت تو جیسے جمود کا شکار ہے۔ کارکنان کو

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی مجلس شوریٰ کے منعقدہ انتخاباتی اجلاسوں کی تفصیل

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان ایک جمہوری شوریٰ جماعت ہے۔ یوم تاسیس سے تائیں دم جماعت ہر پانچ سال کے بعد انتخابی عمل سے گزرتی ہے (پرویز مشرف کے دور میں تمام جماعتوں کیلئے انتخابی مدت چار سال کی گئی تو اس دوران میں یہاں بھی چار سال بعد انتخابات ہوتے رہے۔ گذشتہ انتخابی اجلاس شوریٰ منعقدہ 27 فروری 2011ء سیالکوٹ میں ایک دستوری ترمیم کے بعد انتخابی مدت اس انتخاب سے دوبارہ پانچ سال کر دی گئی ہے) تحصیل، شہر اور ضلع لیول کے انتخابات کے بعد مرکزی انتخاب ہوتے ہیں، جبکہ صوبائی امیر، ناظم اور ناظم مالیات کی نامزدگی نو منتخب امیر کرتے ہیں۔ جماعت کی تاریخ میں مختلف اوقات میں اتار چڑھاؤ آتے رہے، دو گروپ بھی بنے مگر الحمد للہ اس وقت مجموعی طور پر جماعت متحد ہے۔ ملک بھر کے اہل حدیث صرف اور صرف مرکزی جمعیت اہل حدیث ہی کو مسلک اہل حدیث کی نمائندہ تنظیم سمجھتے ہیں۔ اجلاس شوریٰ خانیوال کے موقع پر ”نوید ضیاء“ نے اپنی اشاعت خاص میں کئی کتابوں اور سینوں میں بکھری ہوئی انتخابی اجلاسوں کی تاریخ کو یکجا کر دیا ہے۔ تاریخ کے طالب علم کو اب جماعت کی انتخابی اجلاسوں کی تاریخ کیلئے کتابیں نہیں کنگھانا پڑیں گی بلکہ ایک ہی جگہ سے تمام تفصیلات میسر ہوں گی۔ ان شاء اللہ!

- 24 جولائی 1948ء یوم تاسیس امیر: مولانا سید داود دغرنوئی..... ناظم اعلیٰ: پروفیسر عبدالقیوم..... جامعہ تقویۃ الاسلام شیش محل روڈ لاہور
- 1949ء میں ہی 6 ماہ بعد پروفیسر عبدالقیوم نے سرکاری ملازمت کی بنا پر نظامت سے استعفیٰ دے دیا اور ان کی جگہ مولانا محمد اسماعیل سلفی کو ناظم اعلیٰ منتخب کیا گیا۔
- فروری 1968ء امیر: مولانا سید داود دغرنوئی..... ناظم اعلیٰ: مولانا محمد اسماعیل سلفی..... لاہور
- 29 مئی 1949ء تا اگست 1949ء مفکر اسلام مولانا محمد اسماعیل سلفی کی شہر بندی کے دورانیہ میں مولانا عطاء اللہ حنیف مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے قائم مقام ناظم اعلیٰ رہے، اور دوبارہ ایک بار پھر مولانا محمد اسماعیل سلفی کے حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے جانے پر مولانا عطاء اللہ حنیف اپریل 1955ء میں قائم مقام ناظم اعلیٰ رہے۔
- 19 جنوری 1964ء امیر: مولانا محمد اسماعیل سلفی..... ناظم اعلیٰ: پروفیسر سید ابوبکر غزنوی..... لاہور
- 20 فروری 1966ء پروفیسر سید ابوبکر غزنوی کو نظامت سے معزول کر کے مولانا محمد اسحاق رحمانی گوہڑی کو قائم مقام ناظم اعلیٰ بنایا گیا۔
- 30 اکتوبر 1966ء امیر: مولانا محمد اسماعیل سلفی..... ناظم اعلیٰ: جناب میاں فضل حق..... ساہیوال
- مارچ 1968ء امیر: حضرت حافظ محمد محدث گوندلوی..... ناظم اعلیٰ: جناب میاں فضل حق..... لاہور
- 10 جون 1973ء امیر: حضرت سید بدیع الدین شاہ راشدی..... ناظم اعلیٰ: حضرت پروفیسر حافظ ساجد میر..... گوجرانوالہ
- اگست 1975ء امیر: مولانا معین الدین لکھوی..... ناظم اعلیٰ: جناب میاں فضل حق..... ڈسٹرکٹ کونسل ہال فیصل آباد
- جنوری 1982ء امیر: شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ..... ناظم اعلیٰ: شیخ القرآن مولانا محمد حسین شیخوپورہ..... جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ
- جنوری 1984ء امیر: شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ..... ناظم اعلیٰ: علامہ احسان الہی ظہیر شہید..... جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ
- اس دوران مفکر اسلام مولانا معین الدین لکھوی اور جناب میاں فضل حق الگ سے اپنے دھڑے کی بطور امیر و ناظم قیادت کرتے رہے۔ 30 اگست 1990ء کو دونوں گروپ متحدہ جمعیت اہل حدیث کے عبوری نظم کے تحت اکٹھے ہو گئے، شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ اور مفکر اسلام مولانا معین الدین لکھوی گوسر پرست اور پروفیسر حافظ ساجد میر کو سیکرٹری جنرل، جناب میاں فضل حق کو چیف آرگنائزر بنایا گیا۔ معاونت کیلئے 12 رکنی سپریم کونسل بنائی گئی۔ کچھ دیر کے بعد ولی کامل مولانا حافظ محمد سخی عزیز میر محمدی کو امیر بنایا گیا۔
- 2 مئی 1992ء امیر: سینیئر پروفیسر حافظ ساجد میر..... ناظم اعلیٰ: جناب میاں فضل حق..... جامعہ سلفیہ فیصل آباد
- 7 نومبر 1997ء امیر: سینیئر پروفیسر حافظ ساجد میر..... ناظم اعلیٰ: میاں محمد جمیل ایم اے..... جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ
- مورخہ 5 جولائی 2002ء کو میاں محمد جمیل صاحب نے نظامت سے استعفیٰ دے دیا تو ان کی جگہ حضرت علامہ عبدالعزیز حنیف کو قائم مقام ناظم اعلیٰ نامزد کیا گیا۔
- 14 اگست 2002ء امیر: سینیئر پروفیسر حافظ ساجد میر..... ناظم اعلیٰ: علامہ عبدالعزیز حنیف..... مرکز اہل حدیث 106 راوی روڈ لاہور
- 27 اگست 2006ء امیر: سینیئر پروفیسر حافظ ساجد میر..... ناظم اعلیٰ: ڈاکٹر حافظ عبدالکریم..... مرکز اہل حدیث 106 راوی روڈ لاہور
- 27 فروری 2011ء امیر: سینیئر پروفیسر حافظ ساجد میر..... ناظم اعلیٰ: ڈاکٹر حافظ عبدالکریم..... جامع مسجد چراغ اہل حدیث سیالکوٹ
- 15 مارچ 2015ء امیر: سینیئر پروفیسر حافظ ساجد میر..... ناظم اعلیٰ: ڈاکٹر حافظ عبدالکریم..... جامعہ سعید یہ سلفیہ اہل حدیث خانیوال

اقلیتی عبادت گاہوں پر حملوں کا مقصد پاکستان کو عالمی سطح پر تنہا کرنا ہے۔ پروفیسر ساجد میر

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ بینرز پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ اقلیتی عبادت گاہوں پر حملوں کا مقصد پاکستان کو عالمی سطح پر تنہا کرنا ہے۔ نواز شریف کی حکومت کو کمزور کرنے کے لیے بعض قوتیں سرگرم عمل ہیں۔ دہشت گردی کی لعنت سے جھٹکارے کے لیے دینی قوتوں کو اعتماد میں لینے کی ضرورت ہے۔ مساجد کے پیکیج تیار کرنے سے دہشت گردی ختم نہیں ہوگی۔ مساجد، مدارس اور علماء کے گھروں پر چھاپے دراصل نواز شریف کے مذہبی ووٹ بنک پر چھاپے ہیں۔ لاہور میں مسیحی عبادت گاہوں پر ہونے والوں کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ اسلام اقلیتوں کے جان و مال اور انکی عبادت گاہوں کے تحفظ کا درس دیتا ہے۔ مسیحی برادری کو سوچنا چاہیے کہ اس طرح کے اندوہناک حملے مساجد اور امام بارگاہوں پر بھی ہو چکے ہیں۔ رد عمل میں بے گناہوں کو زندہ جلانا انسانیت کی تذلیل ہے۔ مرکزی دفتر میں 6 ویں بار مسلسل جماعت کا امیر منتخب ہونے پر مبارک باد دینے کے لیے آنے والے وفد سے گفتگو کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ پاکستان کو عدم استحکام سے دوچار کرنے والی قوتیں ایک ہو چکی ہیں اب پوری قوم کو متحد ہونا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ مذہبی رواداری اور فرقہ وارانہ آمیزگی کی اس وقت سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ موجودہ حکومت کی دہشت گردی کے خاتمے کی کوششوں کو بعض قوتیں سبوتاژ کرنا چاہتی ہیں۔ اس سانحہ پر مولانا محمد یونس مولانا نجیب اللہ طارق، مفتی عبدالرحمن زاہد اور مولانا عبدالعزیز علوی (فیصل آباد) نے بھی شدید مذمت کا اظہار کیا۔

دینی مدارس کی وجہ سے پاکستان قائم ہے، دینی مدارس کے تحفظ کے لیے انگریزوں کا مقابلہ کیا، اُن کے ایجنٹوں کا بھی کریں گے

مرکزی جمعیت اہل حدیث بلوچستان کے زیر اہتمام استحکام پاکستان میں دینی مدارس کے کردار کے موضوع پر منعقدہ سیمینار میں دینی جماعتوں کے قائدین کا عزم دینی مدارس اسلام کے قلعے ہیں، ہم جانوں پر کھیل کر انکی حفاظت کریں گے۔ جتنا اسلحہ اور نارنگ کمرز تانن زیر سے پکڑے گئے کسی مدرسے سے پکڑے جاتے تو آج طوفان اٹھ چکا ہوتا۔ اسامہ بن لادن کسی مدرسے کے قریب سے نہیں بلکہ ”جامعہ کاول“ سے براآمد ہوا۔ دینی مدارس کی وجہ سے پاکستان قائم ہے۔ ہم نے دینی مدارس کے تحفظ کے لیے انگریزوں کا مقابلہ کیا اور انکے ایجنٹوں کا بھی مقابلہ کریں گے۔ ان خیالات کا اظہار صوبائی امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث بلوچستان مولانا علی محمد ابوتراب، مرکزی سیکرٹری اطلاعات جمعیت علماء اسلام (ف) حافظ حسین احمد، مرکزی ڈپٹی سیکرٹری مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان مولانا عبدالرشید جازبی، جمعیت علماء اسلام نظریاتی کے جنرل سیکرٹری مولانا عبدالقادر لونی، صوبائی خطیب مولانا انوارالحق حقانی، جماعت اسلامی کے صوبائی نائب امیر مولانا شیخ امین اللہ، جمعیت علماء اسلام ف کے ضلعی نائب امیر مولانا حبیب اللہ میٹگل، نے یہاں پریس کلب کوئٹہ میں منعقدہ سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ مولانا علی محمد ابوتراب نے کہا کہ دینی مدارس نے ملک میں قیام امن اور استحکام کے لیے مثبت کردار ادا کیا ہے۔ پاکستان کو بنانے کے لیے علماء نے قربانیاں دیں، اس کو بچانے کے لیے بھی قربانیاں دیں گے۔ ہم دہشت گردی کے خاتمے کے لیے حکومت کا ساتھ دیں گے۔ ہم دینی مدارس کی رجسٹریشن کے حق میں ہیں، یہ بہت بڑی فورس ہے، حکومت انہیں قومی دھارے میں شامل کرے، ان کا کردار تسلیم کرے یہ دنیا کی سب سے بڑی این جی اوز ہیں۔ کسی مدرسے میں دہشت گردی کی تعلیم نہیں دی جاتی۔ حافظ حسین احمد نے کہا کہ اسلام آباد میں 23 مارچ کی پریڈ کے سلسلے میں وفاق کو تمام دینی مدارس بند کرنے کے احکامات ملے ہیں۔ طلبہ اور اساتذہ کی جبری چھٹیاں کر دی گئی ہیں حالانکہ صولت مرزا خطرناک اسلحہ اور نارنگ کمرز تانن زیر سے پکڑے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ سے تین ارب ڈالر لے کر مدارس کے خلاف قانون سازی کی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ 21 ویں ترمیم میں فرقہ وازدہب کے ساتھ دہشت گردی کو جوڑنے والوں کو تانن زیر و کے تازہ مناظر سامنے رکھنے چاہئیں اور اپنی پالیسی پر نظر ثانی کی جائے کہ دہشت گرد صرف داڑھی اور پگڑی والا نہیں بلکہ کلین شیو اور مونچھوں والا بھی ہو سکتا ہے۔ کراچی کے حالات خراب کرنے والوں کے مقدمات بھی فوجی عدالتوں میں چلنے چاہئیں۔ صوبائی خطیب مولانا انوارالحق حقانی نے کہا کہ دینی مدارس کو اگر کوئی فنڈز مہیا کرتا ہے تو ان فنڈز سے مسجدیں، مدرسے اور ہسپتال بنتے ہیں، کوئی ڈانس کلب تو نہیں بنتے جبکہ این جی اوز کو ملی اور دینی اقدار منانے کے لیے امریکی ڈالر ملتے ہیں جس کا مقصد پاکستان اور اسلام کو بدنام کرنا ہے۔ دینی مدارس کا آؤٹ کرنے والوں کو مغرب نواز این جی اوز دکھائی کیوں نہیں دیتیں۔ مولانا عبدالرشید جازبی نے کہا کہ پاکستان اسلام کے نام پر قائم ہوا تھا لاکھوں لوگوں نے اس ملک کے لیے گھریا چھوڑا اور ہزاروں لوگوں نے جانوں کی بازی لگائی۔ مدارس کی وجہ سے تحریک پاکستان کامیاب ہوئی، آج انہی مدارس کی وجہ سے دین اور دینی اقدار محفوظ ہیں۔ مدارس دینیہ سے صرف اور صرف پاکستان دشمنوں کو خطرہ ہے۔ 18 کروڑ عوام دینی مدارس کے حق میں ہیں۔ مولانا عبدالقادر لونی نے کہا کہ ہم نے ہمیشہ دینی مدارس کے تحفظ کے لیے کام کیا ہے، ہم مدارس دینیہ کے تحفظ کے لیے جمعیت اہل حدیث کی تحریک کے ساتھ ہیں۔ سیمینار میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کے سیکرٹری اطلاعات مولانا عصمت اللہ سالم نے متفقہ قرارداد پیش کی، جس میں مطالبہ کیا گیا کہ علماء کے خلاف کریک ڈاؤن بند کیا جائے اور جھوٹے مقدمات ختم کیے جائیں۔ مذہبی منافرت اور فرقہ وارانہ لٹریچر پھیلانے والے عناصر اور انہیں ملنے والی بیرونی امداد روکنے کے لیے اقدامات کیے جائیں۔ کراچی میں دہشت گردی کے خلاف آپریشن جاری رہنا چاہیے۔ بلوچستان میں بھارتی مداخلت پر حکومت عالمی سطح پر آواز اٹھائے۔ اسلام میں خودکش حملے حرام ہیں۔ سیمینار میں دینی جماعتوں کے نونائب بینرز پروفیسر ساجد میر، مولانا سراج الحق، مولانا عبدالغفور حیدری کو مبارک باد پیش کی گئی اور امید ظاہر کی گئی کہ وہ ایوان بالا میں اسلام کی سر بلندی اور پاکستان کے استحکام کے لیے موثر آواز اٹھائیں گے۔ سیمینار سے مولانا عبدالرزاق خاوانی، مفتی سمیع اللہ، مولانا نازک ریازا کر، مولانا محمد اسماعیل، مولانا حزب اللہ عثمانی نے بھی خطاب کیا۔

مرکزی مجلس شوریٰ کے خصوصی اجلاس کی جھلکیاں

عبدالرحیم قریشی

پنجاب بلوچستان آزاد کشمیر بلتستان اور خیبر پٹی کے سے تعلق رکھنے والے بیشتر اراکین شوریٰ ۱۳ مارچ کی شب جبکہ سندھ اور پنجاب سے اراکین شوریٰ کی اکثریت ۱۵ مارچ کو علی الصبح جامعہ سعید یہ سلفیہ خانوال پہنچی۔

امیر محترم سینیئر پروفیسر ساجد میر ۱۳ مارچ کی شب جامعہ سعید یہ سلفیہ خانوال پہنچے رانا محمد شفیق خاں پسروری اور حافظ بابر فاروق رحیمی ہمراہ تھے، حافظ مسعود اظہر قاری سیف اللہ عابد سید عبدالغفار شاہ عتیق ناظم خانوال، مولانا عبدالغفار فردوسی، مولانا غففر محمود قاری ایاز ناصر عطاء الرحمن حقانی اور سعیدی برادران نے ان کو خوش آمدید کہا۔

پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد چیئرمین انتخابی بورڈ اور مولانا عبدالرشید جازئی میاں نذیر احمد ممبران انتخابی بورڈ بھی ۱۳ مارچ کی شب کو خانوال پہنچ گئے۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی مجلس شوریٰ کا خصوصی اجلاس جامعہ سعید یہ سلفیہ کے وسیع صحن میں منعقد ہونا تھا جہاں انتخابی اجلاس کے تمام تر انتظامات کیے گئے تھے مگر شدید بارش کے پیش نظر صحن سے متصل جامع مسجد میں اجلاس کے ہنگامی انتظامات کیے گئے جس کی نگرانی حافظ مسعود اظہر حافظ بابر فاروق رحیمی محمد عمران مجاہد اور راقم الحروف نے کی۔

داخلہ گیٹ پر رئیس جامعہ سعید یہ سلفیہ امیر و ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع خانوال و دیگر ذمہ داران نے معزز اراکین شوریٰ کا استقبال کیا۔

پروفیسر عبدالستار حامد امیر پنجاب، مولانا محمد نعیم بٹ سینیئر نائب ناظم اعلیٰ پاکستان، پروفیسر عبدالغفور راشد چیئرمین انتخابی بورڈ اور رانا شفیق خاں پسروری گاہے بگاہے انتظامات کا جائزہ اور معلومات حاصل کرتے رہے اور تنظیمین سے اس حوالے سے رابطے میں رہے۔

انتخابی اجلاس کی سیکورٹی کے سلسلے میں اہل حدیث یوتھ فورس کے شاہینوں کو حافظ ڈاکٹر الرحمن صدیقی صدر اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان نے ضروری ہدایات دیں۔

داخلہ گیٹ کے بالمقابل دو استقبالیہ کمپنٹ روزہ اہل حدیث شعبہ دسٹری بیوٹر پیغام ٹی وی پنجاب اور شعبہ مالیات مرکزی کے اسٹال لگے ہوئے تھے جہاں پروفیسر حامد الرحمن حافظ شہین طہ، محمد عمران مجاہد، حافظ محمد افضل، مولانا امتیاز محمدی، عتیق الرحمن و دیگر نے اپنے فرائض انجام دیے جبکہ پیغام ٹی وی کے اسٹال کی نگرانی وقار احمد اعوان نے کی۔

داخلہ گیٹ کے گرد و نواح میں مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع خانوال اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان اور جامعہ سعید یہ سلفیہ کی انتظامیہ کی طرف سے خیر مقدمی بینرز لگائے گئے تھے۔ جبکہ جامعہ محمدیہ خانپور کی سالانہ کانفرنس اور بہاولنگر میں ہونے

والی ختم نبوت کانفرنس کے فلیکس اور اشتہارات بھی نمایاں تھے۔

انتخابی اجلاس میں معزز و بزرگ اراکین شوریٰ اور مندوبین کے لیے الگ الگ نشستیں مخصوص تھیں۔

امیر محترم پروفیسر ساجد میر اور ڈاکٹر حافظ عبدالکریم ایم این اے ناظم اعلیٰ مرکزی کی ہال میں آمد پر اراکین شوریٰ نے پرتپاک استقبال کیا۔

انتخابی اجلاس کے آغاز پر صرف انتخابی بورڈ کے چیئرمین و ممبران ہی سٹیج پر براہمان تھے۔

پروفیسر حافظ عبدالستار حامد رانا محمد شفیق خاں پسروری نے اسٹیج سیکورٹی کے فرائض ادا کیے جبکہ خصوصی اجلاس کی ابتدا حافظ حسن محمود کیمپوری کی تلاوت قرآن پاک سے ہوئی، بعد ازاں انتخابی عمل کا آغاز ہوا۔ افتتاحی کلمات پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد نے ادا کیے۔

چیئرمین انتخابی بورڈ ڈاکٹر پروفیسر عبدالغفور راشد نے جب سینیئر پروفیسر ساجد میر ڈاکٹر حافظ عبدالکریم اور حاجی عبدالرزاق کے بالترتیب امیر، ناظم اعلیٰ اور ناظم مالیات کے عہدوں پر بلا مقابلہ منتخب ہونے کا اعلان کیا تو ہاؤس نے نو منتخب عہدیداران کے حق میں زبردست نعرے بازی کی۔

مولانا عبدالملک مجاہد امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث سعودی عرب نے نو منتخب عہدیداران کی دستار بندی کی جبکہ مرکزی جمعیت اہل حدیث سندھ کی طرف سے ان کو اجر کی پیش کی گئیں۔

گوجرانوالہ اسپیکلٹ سندھ بلوچستان راجن پور بہاولنگر بہاولپور قصور سے قافلوں کی صورت میں اراکین شوریٰ خانوال پہنچے۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث سرگودھا کی طرف سے پروفیسر ساجد میر کے امیر، اسٹیج ڈاکٹر حافظ عبدالکریم کے ناظم اعلیٰ اور حاجی عبدالرزاق کے ناظم مالیات کے عہدے پر بلا مقابلہ منتخب ہونے کی خوشی میں شرکائے اجلاس میں مضامین تقسیم کی گئی۔

طوفانی بارش کی وجہ سے قیام و طعام کے انتظامات شدید متاثر ہوئے۔

سہ پہر ۳ بجے امیر محترم سینیئر پروفیسر ساجد میر نے اسٹیج علی محمد ایوڑا، رانا محمد شفیق خاں پسروری اور حافظ مسعود اظہر کے ہمراہ پریس کانفرنس کی جس میں انہوں نے پولیس چھاپوں علماء کی گرفتاریوں جماعتی سیاسی پالیسی کے حوالے سے سیر حاصل گفتگو کی۔

امیر محترم نے پریس کانفرنس میں کہا کہ علماء کرام کی ناجائز گرفتاریاں اور ان کے گھروں پر چھاپے قابل مذمت ہیں اور یہ مسلم لیگ ن کے دوٹو بینک پر بھی چھاپا ہیں جن سے میاں محمد نواز شریف کی پارٹی کو بلدیاتی اور قومی الیکشن میں بہت زیادہ نقصان یقینی ہے۔ ابھی سے ان کو اس حوالے سے سوچنا ہوگا اور اس پر شینڈ لینا پڑے گا ورنہ ان کے دوٹو بینک میں

نمایاں کی آئے گی۔

گوجرانوالہ سے شائع جماعتی اخبار نوید ضیاء میں مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی دینی و سیاسی خدمات، مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کی چار سالہ کارکردگی، انتخابی اجلاسوں کی تاریخ، پیغام ٹی وی قائد الہدیث سینیئر پروفیسر ساجد میر اور ممتاز مذہبی سکالر ڈاکٹر حافظ عبدالرشید اظہر رحمہ اللہ کے حوالے سے ٹیکنی ایڈیشن چھاپا گیا جسے اجلاس میں تقسیم کیا گیا اور جماعتی معلومات کی وجہ سے اسے بے حد پسند کیا گیا۔

سینیئر پروفیسر ساجد میر کی شاندار دینی و جماعتی اور سیاسی خدمات پر جامعہ سعید یہ سلفیہ کے پریس ہال کو "ساجد میر ہال" کا نام دے دیا گیا۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث اسلام آباد اور راولپنڈی کی طرف سے جماعت الدعوتہ کے کارکنان کی مرکزی جمعیت اہل حدیث کی مساجد پر قبضے اور علمائے کرام کے ساتھ توہین آمیز سلوک پر پمفلٹ تقسیم کیا گیا اور اس حوالے سے مذمتی قرارداد بھی منظور کی گئی۔

محمد عباس چغتائی، نعیم تاحف، محمد کاشف انعام الرحمن پر مشتمل پیغام ٹی وی کی ٹیم نے انتخابی اجلاس کی کوریج کی۔

جامع مسجد کے انتخابی ہال میں سید محمد داود غزنوی، مولانا اسماعیل سلفی، مولانا معین الدین لکھوی، میاں فضل حق، ڈاکٹر عبدالرشید اظہر، مولانا محمد عبداللہ، علامہ احسان الہی ظہیر و دیگر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے مرحوم قائدین کی خدمات کی فلیکس آویزاں تھیں۔

اہل حدیث یوتھ فورس کے ذمہ داران حافظ ڈاکٹر الرحمن صدیقی، حافظ فیصل افضل شیخ، حافظ عبدالکریم ندیم، عطاء الرحمن حقانی مسلسل یوتھ فورس کے شاہینوں کو سیکورٹی کے سلسلے میں ہدایات دیتے رہے۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے نو منتخب امیر سینیئر پروفیسر ساجد میر اور ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے مہمان نوازی پر رئیس جامعہ کا شکریہ ادا کیا جبکہ حافظ مسعود اظہر رئیس جامعہ سعید یہ سلفیہ نے میزبانی کا شرف بخشے پر قائدین کا بھی شکریہ ادا کیا۔

طریقہ انتخاب کے حوالے سے انتخابی بورڈ نے مشاورت کے بعد متفقہ فیصلہ دیا کہ عہدیداران کا انتخاب شوافہ پنڈ کے ذریعے ہوگا۔

پروفیسر حافظ عبدالستار حامد، اسٹیج علی محمد ایوڑا، پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی، حافظ محمد عتیق خاں پسروری، رانا شفیق خاں پسروری، امیر محترم کے تجویز کنندہ تھے جبکہ حافظ عبدالعلیم یزدانی، حافظ شاہد ابن، مولانا فضل الرحمن مدنی، مفتی محمد یوسف قصوری، سید ڈاکٹر شاہ سمیت اراکین شوریٰ کی اکثریت نے کھڑے ہو کر ان کی تائید کی۔

انتخابی اجلاس میں دستور کی شق دفعہ ۲۰ کی ذیلی دفعہ ۳ میں ترمیم کی منظوری دی گئی۔

شرکاء انتخابی اجلاس مجلس شوریٰ ۱۵ مارچ ۲۰۱۵ء جامعہ سعیدیہ سلفیہ خانیوال

امیر محترم پروفیسر سید ساجد میر	ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم	پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی	ایم این اے سلفی	حاجی عطاء اللہ کھوسہ	حاجی عبداللہ جان
حاجی عبدالرزاق	اشیخ علی محمد ابوتراب	حافظ ڈاکٹر الرحمن صدیقی	حافظ فیصل فضل شیخ	مولانا عبداللہ مدنی منجھور	حاجی حمد اللہ توحیدی چمن
مولانا عبدالمالک مجاہد	ڈاکٹر عبدالغفور راشد	حافظ عمران تبسم	حافظ محمد یونس آزاد	مولانا عبدالرزاق خاوانی	حاجی عبداللہ تربت
مولانا محمد نعیم بٹ	رائٹ شیخ خاں پسوردی	حافظ عامر صدیقی	مولانا عبدالرحمن ثاقب سکھر	حافظ ناصر الدین ضامرائی	عبدالوہاب شیرانی
حافظ شاہد امین	پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی	حافظ حسن محمود کبیر پوری	مولانا محمد شفیع	مفتی مسیح اللہ کونہ	مولانا معراج محمد قریشی
مولانا عبدالباسط شیخوپوری	پروفیسر عبدالستار حامد	پروفیسر سعید احمد چنیوٹی	قاری محمد ایوب چنیوٹی	حاجی گل زمان	مولانا سعید الرحمن سوات
میاں محمود عباس	مولانا بشیر احمد مدنی	مولانا محمد صادق عتیق	پروفیسر محمد سعید کبیر دی	حافظ احمد یار صدیقی ساہیوال	حافظ ظفر اللہ ساہیوال
مفتی محمد یوسف قصوری	عمر قریشی جتڑال	حافظ محمد عمران عریف	عبدالرحمن عظیم مغل	قاری محمد یحییٰ صابر پاکپتن	حافظ محمد خاں ننکانہ
پروفیسر محمد ابراہیم طارق	عبدالسلام ابراہیم پلستان	قاری عصمت اللہ ظہیر	حافظ محمد عثمان شاہ کر	حاجی عبدالرشید اصغر (اللہ والے)	قاری محمد ابراہیم کاظم
ڈاکٹر ڈاکر شاہ	مولانا فضل الرحمن مدنی	چوہدری محمد یوسف گجر	مولانا عبدالسیح اوکاڑوی	قاری اختر علی ارشد	مولانا محمد صدیق سلیم قصور
ملک محمد سلمان	حافظ عبدالحمید عامر	مولانا عبداللہ یوسف	پروفیسر محمد محمود کھوی	پروفیسر زاہد احمد	پروفیسر ابوبکر انصاری
اشیخ شریف چکوانی	مولانا عبدالرشید جازی	مولانا ناصر فاروق کھوی	مولانا محمد ارشد بیگم کوٹی	قاری محمد اکرم سالک	قاری بلال احمد
رائٹ شیخ خاں پسوردی	پروفیسر یونس ظفر	قاری عزیز الرحمن شیخوپوری	میاں عبدالغفار سرگودھا	قاری صدیق الحسن	محمد یوسف عابد
حاجی نذیر احمد انصاری	رائٹ ناصر اللہ خاں	حافظ سیف اللہ کبیر پوری	حافظ عبدالغفور سرگودھا	چوہدری محمد ارشد اسلام آباد	چوہدری محمد یونس راولپنڈی
رائٹ محمد تنویر قاسم	امتیاز احمد مجاہد	قاری محمد عزیز لاہور	عبدالقادر رحمانی سکرو	مولانا محمد اکرم شاہ راولپنڈی	حاجی سردار محمد بشر راولپنڈی
محمد ابراہیم ظہیر	حافظ عبدالرزاق	عبدالستار محمد پلستان	عبدالرحمن حنیف غواڑی	حافظ محمد صدیق راولپنڈی	حافظ احمد حقیق جہلم
مولانا محمد یوسف پسوردی	قاری عبدالمتین اصغر	بابو عبدالرحمن آزاد کشمیر	قاری محمد فضل عزیزی	ڈاکٹر تقدیر حسین چکوال	ڈاکٹر خالد محمود بھٹی انک
ڈاکٹر مسعود اظہر	مولانا ناصر خان اللہ شاہی	مولانا مشتاق احمد فاروقی	حافظ محمد اعظم قاسم	مولانا محمد عارف اثری گوجرانوالہ	قاری نذیر مصطفیٰ الرحمن
مولانا محمد نذیر معاذ	حافظ عبدالغفار ربیعان	مفتی محمد اسلم ناگرہ	نیاز الہی گوری	حافظ عبدالرحمن اعظم	شیخ محمد عزیز
مولانا عبدالصمد معاذ	ڈاکٹر طارق عباس چوہدری	مفتی خالد اکرم مدنی حیدر آباد	مولانا محمد حسن سمون تھر پارکر	مولانا محمد حسین مدنی	ضیاء اللہ یوسف
قاری محمد حنیف ربانی	مفتی کفایت اللہ شاہ کر	مولانا محمد خاں محمد بدین	حافظ عبدالعزیز کاکامیاری	پروفیسر محمود ارشد سیالکوٹ	حافظ محمد افضل صادق
حافظ عبدالعلیم یزدانی	مولانا عبدالعزیز راشد	مولانا نسیف اللہ ربانی ساکھڑ	قاری حفیظ الرحمن عامر	الطاف احمد برلاس	قاری شفیق الرحمن علوی
پروفیسر ڈاکٹر طاہر محمود	حافظ عبدالغفار حسن	ملک ممتاز حسین لاہور	حافظ احمد اللہ حامد	خالد نذیر	عارف اکرام ڈوڈھی
مولانا محمد افضل سردار	سید عبداللہ انان شاہ	مولانا محمد ابراہیم سلفی	مولوی محمد منشاء	عبدالوحید بٹ نارووال	ڈاکٹر عبدالواحد
پروفیسر عبدالرحمن محسن	خواجہ سیف الرحمن	مولانا محمد زبیر عقیل	رائٹ عبدالوحید	قاری عبداللہ منڈی بہاؤ الدین	حافظ محمد فہد
حافظ مقصود احمد	سید شفیق الرحمن شاہ	مولانا حمید اللہ قصور	بارک اللہ مصصام	حکیم طارق محمود باجوہ	احسان الحق ظہیر
مولانا محمد اکبر جاوید	مولانا عنایت اللہ رحمانی	حاجی محمد شفیع نجم	عبدالباری ذوق	قاری نذیر احمد ساہیوال	مرزا محمد سلیم
حافظ سیف اللہ عابد	قاضی ریاض قدیر	حکیم محمد عبداللہ چوکی	مولانا عبدالرؤف اسلام آباد	مولانا احسان اللہ فاروقی جوہر آباد	قاری غلیل اللہ فاروقی
مولانا تھیں رحمانی	محمد اسماعیل ساجد	میر محمد ذیل گوجرانوالہ	پروفیسر نصر اللہ مظفر گوجرانوالہ	قاری ابوبکر صدیق اوکاڑا	مولانا محمد بن اسماعیل
پروفیسر عبدالرحمن شارق	قاری عبدالرحیم کلیم	ملک اونگڑی سیالکوٹ	ملک اعجاز اسلام سیالکوٹ	مولانا محمد ابراہیم طارق شیخوپورہ	حافظ محمد فاروق محمدی
حافظ محمد نواز بٹ	حافظ ثناء اللہ زہدی	ملک محمد منیر اعوان سیالکوٹ	مولانا عبداللطیف مظہر	مولانا جہانزیب قریشی شیخوپورہ	قاری زاہد محمود سعیدی
سید عبدالغفار عتیق	قاری محمد حنیف بھٹی	پروفیسر شفیق الرحمن	مولانا عبدالغفور طاہر	حاجی محمد نواز مغل	حافظ محمد نعمان حمید
حافظ بابر فاروق رحیمی	حافظ محمد ادریس ضیاء	حافظ عبدالغفار نقیب	مولانا محمد دین ندیم	مولانا ابراہیم ظہیر	قاری عبداللہ ثاقب
قاری عبداللطیف فیصل آبادی	مولانا عبدالرحمن آزاد	نذیر احمد خاں سلفی منڈی بہاؤ الدین	باقی ارکان شوریٰ کے نام آئندہ شمارے میں ملاحظہ فرمائیں۔		

مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع انک کا اجلاس

18 جنوری بروز اتوار بعد نماز ظہر مسجد اہلحدیث مرزا گاؤں انک میں ضلعی امیر حافظ فیصل بلال کی صدارت میں ضلعی کابینہ اور عاملہ کا پہلا مشترکہ اجلاس ہوا جس میں ناظم مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع انک ڈاکٹر خالد محمود بھی نے اجلاس میں کابینہ اور اجلاس میں امیر ضلع نے حلف دیا اور اراکین سے حلف لیا۔

○ سال میں دوسرا اراکین کی تربیتی نشست ہوگی۔ ○ 2015ء کے سال میں تمام مساجد میں دعوت اہلحدیث پر وگرام ہوں گے۔ ○ ہر تحصیل میں تحصیل سطح پر اور ضلعی مقام پر ضلعی سطح کا بڑا پروگرام ہوگا۔ ○ ہر تحصیل کا انتخاب کروا کر تحصیل کا نمائندہ مقرر کیا جائے گا۔ ○ مرکزی جمعیت اہلحدیث کی ذیلی تنظیمات پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔ ○ ماسٹر غلام فرید صاحب کو پیپر یونین کا کنوینئر بنایا گیا تاکہ پورے ضلع میں اساتذہ کو متحد اور متحرک کر سکیں۔

رپورٹ: ثاقب مصطفیٰ، سیکرٹری نشر و اشاعت ضلع انک

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل گوجرہ کا اجلاس

○ مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل گوجرہ کے ذمہ داران کا اجلاس 15 فروری بروز اتوار بمقام رہائش میاں محمد افضل ناظم تحصیل گوجرہ زیر صدارت حافظ محمد اسلم جٹ امیر تحصیل منعقد ہوا۔ سینئر نائب امیر مولانا غلام مرتضیٰ عابد نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ سرپرست اعلیٰ مولانا عبدالقادر عثمان نے درس قرآن دیا۔ ملک میں ہونے والی دہشت گردی کی شدید مذمت کی گئی اور قائد اہلحدیث سینئر پروفیسر ساجد میر صاحب کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا گیا۔ اجلاس میں مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل گوجرہ، تبلیغی اور تھنورس کو مزید فعال بنانے اور جماعتی بیت المال، تبلیغی و اصلاحی پروگرامز کو مزید تیز کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم ایم این اے کی البلیہ محترمہ اور سابق ضلعی ناظم قاری عبدالرحیم زاہد آف کمالیہ کے انتقال پر اظہار تعزیت، دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔ اجلاس میں تمام ذمہ داران کو پابند کیا گیا کہ وہ ہفت روزہ "اہلحدیث" اپنے نام جاری کروائیں۔

منجانب: محمد سرفراز حسن ناظم نشر و اشاعت تحصیل گوجرہ

ہفتہ وار درس حدیث

○ مرکزی جمعیت اہلحدیث سنی کوٹ رادھا کشن کے زیر اہتمام جامع مسجد اعجاز الاسلام بھوتن پورہ روڈ میں جناب حافظ محمد زکریا عاصم ناظم سنی ہر اتوار کو بعد نماز فجر درس قرآن دیتے ہیں جو اصلاح معاشرہ کے موضوع پر ہوتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے معاشرے کی اصلاح فرمائے اور سب کو عمل کرنے کی توفیق دے۔

منجانب: حافظ احمد اللہ سلیم نائب ناظم سنی کوٹ رادھا کشن

اخبار الجماعۃ

ہدیہ تبریک

○ امیر محترم سینئر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ کے ایک بار پھر سینئر اور مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے چھٹی بار امیر محسن جماعت ڈاکٹر حافظ عبدالکریم حفظہ اللہ کو ناظم اعلیٰ اور محترم حاجی عبدالرزاق کو ناظم مالیات بلا مقابلہ منتخب ہونے پر مختلف مقامات سے احباب جماعت مبارکباد کے پیغامات ارسال کر رہے ہیں آئندہ بھی موصول ہونے والے شائع ہوتے ہیں گے۔ (ادارہ)

○ حاجی نذیر احمد انصاری ○ حاجی عبدالقیوم ○ مرزا محمد سلیم ساہیوال ○ قاری نذیر احمد چوہان ساہیوال ○ حافظ محمد آصف وزیر آباد ○ میاں منیر احمد جڑانوالہ ○ سید مصطفیٰ جعفر شاہ ○ حافظ عمران ربانی ○ حافظ سرفراز نجمی ○ عبدالقدیر فاروقی ○ خالد سیف اللہ ○ حکیم عبدالحفیظ تبسم ○ قاری سیف اللہ عابد ○ حافظ مفتی عبدالستار الحماہ ○ قاری اویس سعیدی ○ مولانا عبدالغفار فردوسی ○ پروفیسر عبدالرزاق شاد ○ مولانا عثمانیت اللہ رحمانی ○ ایم این اے سلفی (اسلام آباد) ○ شیخ ابراہیم فضلی ○ حافظ عبدالصمد معاذ ○ حافظ مطیع الرحمن ○ محمد عمران مجاہد ○ سعید ساجد ○ حافظ محمد عمران تبسم ○ عبدالوہید بٹ ○ پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی ○ حافظ یمن طہ ○ حاجی محمد حنیف بندھانی ○ فیصل افضل شیخ ○ زبیر مغل ○ عبدالرحیم قریشی ○ عبداللہ بخش ○ عتیق الرحمن ○ حسن سردار ○ حافظ آصف ندیم ○ عطاء الرحمن حقانی ○ صاحبزادہ قاری عبدالغفار صدیقی ○ اعجاز اقبال واراکیں جمعیت کنگن پور ○ شا کر اللہ باجوڑی ○ جمشید احمد سلفی ○ لقمان ہاشمی باجوڑی ○ رستم عثمانی واراکیں A.Y.F. بلتستان گلگت ○ مولانا الیاس مشتاق ○ قاری عبدالحفیظ ○ مولانا سردار اورنگزیب ○ مولانا عتیق الرحمن ○ مولانا سرفراز خان فاروقی و دیگر ارکان جمعیت A.Y.F. ○ مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل گوجرہ کے جملہ ذمہ داران ○ مرکزی جمعیت اہل حدیث فیصل آباد A.Y.F. کے رہنماؤں، خالد محمود عظیم آباد ○ حافظ عبدالرحمن عابد مرزا آفتاب احمد پروفیسر حبیب الرحمن و دیگر ○ مولانا عابد مجید مدنی ○ نور محمد جدون واراکیں جمعیت ضلع صوابی ○ مولانا عبدالسلام سلفی ہزاروی ○ حافظ عبدالغفار ریحان ○ قاری عبدالحفیظ شخوپورہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث فیصل آباد کا انتخاب

○ مرکزی جمعیت اہل حدیث فیصل آباد کی مجلس شوریٰ کا خصوصی انتخابی اجلاس یہاں جامع مسجد رحمانیہ اہل حدیث منصور آباد میں منعقد ہوا جس میں شہر بھر کی 300 سے زائد مساجد کے عہدیداران اور خطباء نے شرکت کی۔ مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس ممبر الیکشن بورڈ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان مولانا عبدالرشید جازوی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں آئندہ بائج سال کیلئے مولانا عبدالرحمن آزاد، حافظ محمد اکبر جاوید، شیخ محمد اسحاق کو بالترتیب امیر، ناظم اور ناظم مالیات منتخب کر لیا گیا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ یہ عہدیداران کارکنان کے حقوق کے تحفظ اور مسائل کے حل کیلئے بھرپور کوشش کریں گے۔ انہوں نے اجلاس کے پر امن انعقاد پر اراکین شوریٰ کا بھی شکریہ ادا کیا۔ نو منتخب امیر مولانا عبدالرحمن آزاد اور ناظم حافظ محمد اکبر جاوید نے اپنے خطاب میں تمام علماء اور کارکنان کو ساتھ لیکر چلنے کے عزم کا اظہار کیا۔ مولانا آزاد نے مجلس شوریٰ کی وساطت سے تحصیل ناظم مولانا محمد اشرف جاوید کی بازاریابی کا مطالبہ کیا۔ ایک قرارداد کے ذریعہ لاڈ پیکر آرڈیننس کی آڑ میں جھوٹے اور بے

بنیاد و مقدمات کوئی افور خارج کر دینا مطالبہ کیا گیا۔ آخر میں مولانا محمد یوسف انور، مولانا محمد طیب معاذ، مولانا ارشد الحق اثری، مولانا ڈاکٹر سعید احمد چنیوٹی، مولانا محمد سردار عابد، مولانا حکیم ثناء ثاقب، پروفیسر عبدالرحمن اثری اور دیگر علماء کرام، قائدین نے نو منتخب عہدیداران کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔

منجانب: میاں محمد طیب (ناظم دفتر مرکز فیصل آباد)

36 ویں سالانہ اہلحدیث کانفرنس

○ 3 مارچ بروز منگل بعد نماز عشاء مرکزی جمعیت اہلحدیث موضع بھرائیاں کے زیر اہتمام 36 ویں سالانہ اہلحدیث کانفرنس کا انعقاد زیر صدارت سید اسحاق یوسف جامع مسجد محمدی اہلحدیث بھرائیاں میں کیا گیا۔ تلاوت قرآن پاک اور نعت رسول مقبول ﷺ کے بعد مولانا حافظ محمد یعقوب نوشہروی صاحبزادہ مولانا حافظ عبدالعلیم یزدانی، مولانا حافظ عمر صدیقی، مولانا قاری محمد حنیف ربانی، مولانا منظور احمد (گوجرانوالہ) نے بڑے ایمان افروز خطابات فرمائے۔ مولانا سید محمد بلال طاہر خطیب مسجد بذاتین سیکرٹری تھے۔

منجانب: صاحبزادہ سید عبدالسمیع طاہر بن سید محمد بلال طاہر و مرکزی جمعیت اہلحدیث بھرائیاں گوجرانوالہ

انتقال پر ملال

✽ گذشتہ دنوں جماعت کی بزرگ شخصیت مولوی مستری محمد حسین رضائے الہی سے وفات پا گئے۔ ان اللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم صوم و صلوة کے پابند نیک اور ہمدرد انسان تھے۔ مرحوم کی پوری زندگی دین و مسلک کی تبلیغ اور شرک و بدعت کے خاتمہ میں گزری۔ بے شمار لوگ ان کی تبلیغ پر مسلک الہدیٰ سے وابستہ ہوئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی بشری لغزشوں کو معاف فرمائے اور کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔ نیز لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

دعا گو: ڈاکٹر عبدالسمیع۔ ناظم نشر و اشاعت تحصیل سیالکوٹ

✽ پچھلے دنوں جامعہ دارالحدیث محمدیہ مسجد مبارک اہل حدیث حافظ آباد کے امام قاری محمد سلیم صاحب حرکت قلب بند ہونے سے انتقال کر گئے۔ ان اللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی نماز جنازہ میں علماء کرام احباب جماعت اور کثیر تعداد میں ان کے تلامذہ نے شرکت کی۔ نماز جنازہ علامہ سید الطاف الرحمن شاہ فاضل مدینہ یونیورسٹی (گجرات) نے پڑھائی۔ مرحوم نے پسماندگان میں ایک بیوہ چار بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ آپ بڑے متقی خوش اخلاق اور عاجزی و انکساری کا پیکر تھے۔ اللہ پاک ان کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین!

شریک غم: سیف اللہ مغل (ایم اے) حافظ آباد

✽ گزشتہ دنوں جناب قاری محمد اقبال معادیہ مہتمم مدرسہ حسن بن علی بانی پاس شجاع آباد کے بڑے بھائی محترم غلام سلیم صاحب وفات پا گئے ہیں۔ ان اللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم پیکر اخلاق تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین!

شریک غم: قاری محمد اشرف فاروقی حافظ والدہ ملتان

✽ ضلع نیاری سندھ کے کا کا برادری کے رئیس رئیس محمد اسماعیل کا کا کی دادی محترمہ 4 فروری کو وفات پا گئیں۔ ان اللہ وانا الیہ راجعون! جن کی نماز جنازہ اگلے روز حافظ عبدالعزیز کا کا امیر ضلع نیاری نے پڑھائی۔ جنازہ میں کثیر تعداد میں برادری کے لوگ اور جماعتی احباب شریک ہوئے۔ دعا گو: ناظم شعبہ نشر و اشاعت ضلع نیاری سندھ

طبی دورہ

حکیم حاجی عبدالکریم بھٹی مستند فاضل الطب والجراحت رجسٹرڈ درجہ اول ڈبل ایوارڈ یافتہ گولڈ میڈلسٹ انٹرنیشنل طبیب طبی دورہ پر ماہ اپریل مئی 2015ء میں دہلی، سعودی عرب میں ہوں گے۔ رابطہ نمبر:

+971507346751 - +966592793211
0345-7545119 - 0313-7545119

فہم قرآن و سنت کو رس

✽ جامع مسجد قاضی محمد رمضان والی چرچ روڈ اوکاڑہ میں ”فہم قرآن و سنت کو رس“ کی کلاس روزانہ ہوگی جس کی افتتاحی تقریب 21 مارچ 2015ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب ہوگی۔ جس میں پروفیسر ڈاکٹر محمد حماد لکھوی اور مولانا حافظ عبدالجود آف لاہور خطابات فرمائیں گے۔ نیز 29 مارچ بروز اتوار بعد نماز عشا جامع مسجد مصعب بن عمیر فیض آباد گلی نمبر 9 میں قاری محمود الحسن بڑھیلوالی درس قرآن ارشاد فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ!

منجانب: عمر فاروق لکھوی ناظم اوکاڑہ شہر

اظہار تعزیت

✽ سعودی فرمانروا شاہ عبداللہ رحمہ اللہ کی وفات پورے عالم اسلام کے لیے کسی حادثہ سے کم نہیں۔ شاہ عبداللہ پاکستان سے بے پناہ محبت کرنے والے تھے۔ یہ محبت صرف اسلام کی وجہ سے تھی۔ پاکستان پر جب بھی کوئی مشکل وقت آیا تو سعودی حکومت نے پاکستان کی سب سے بڑھ کر معاونت کی۔ اہل حدیث کو توھ فوس ضلع انک دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ اس عادل بادشاہ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

منجانب: حافظ حفیظ الرحمن محمدی

ناظم نشر و اشاعت A.Y.F ضلع انک

درخواست دعائے صحت

✽ گزشتہ دنوں A.S.F خانیوال کے صدر چوہدری احسان اراکین روڈ ایکسپریس میں شدید زخمی ہو گئے۔ قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

منجانب: جعفران احمد فاروقی A.S.F لاہور

ماہانہ ”آکودین یکسٹین“ پروگرام

✽ 31 مارچ بروز منگل بعد نماز عشاء 8:45 بجے گل میرج ہال سیالکوٹ روڈ وزیر آباد زیر صدارت پروفیسر حافظ عبدالستار حامد امیر پنجاب حضرت مولانا پروفیسر نجیب اللہ طارق آف فیصل آباد ”مومن کی پہچان“ کے موضوع پر خطاب کریں گے۔

منجانب: فہم دین و ملیفیر سوسائٹی وزیر آباد

طلبہ کا تقریری مقابلہ

✽ جامعہ اشائے الاسلام 149/E.B عارفوالہ میں 23 فروری 2015ء بروز سوموار طلباء جامعہ کا تقریری مقابلہ منعقد ہوا جس میں خصوصی خطاب حضرت قاری محمد حنیف ربانی آف کاموکی نے کیا۔ مدبر الجامعہ مولانا ساجد الرحمن ایم اے نے بھی خطاب کیا۔

منجانب: قاری بلال شاد شعبہ نشر و اشاعت

جامعہ اشائے الاسلامیہ 149/E.B عارفوالہ

ج آگنا نرز کے تحفظات وزیراعظم تک پہنچائیں گے

✽ مدینہ منورہ / فیصل آباد (پریس ریلیز) پاکستان ایسوسی ایشن آف ایشین حجاج کے کنوینر اور ٹریول ایجنٹس ایسوسی ایشن آف پاکستان کے مرکزی راہنما حافظ شفیق کاشف نے مدینہ منورہ میں وزیراعظم کی قیام گاہ پر وزیراعظم کے معاون خصوصی برائے قومی امور عرفان صدیقی اور سید ابوالہر عارف ڈائریکٹر جنرل حج سعودی عرب کے ساتھ خصوصی ملاقات کی اور حج 2015 کی مجوزہ پالیسی پر اپنے تحفظات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حج آگنا نرز وزرات مذہبی امور کے اقدامات اور 2015 میں حج پالیسی میں دی گئی تجدید و تاقابل عمل ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ حج آگنا نرز سعودی تجزیہ کے مطابق پاکستانی حجاج کی بہترین خدمات انجام دے رہے ہیں اور وزرات مذہبی امور کی طرف سے حالیہ اقدامات سے عازمین حج اور آگنا نرز پر اضافی مالی بوجھ ہے اس پر وزیراعظم کے معاون خصوصی عرفان صدیقی نے حافظ شفیق کاشف کو HOAP کی قیادت کے ساتھ اسلام آباد میں ملاقات کا وقت دیتے ہوئے یقین دلایا کہ وہ حج آگنا نرز کے تحفظات وزیراعظم نواز شریف تک پہنچائیں گے کیونکہ موجودہ حکومت حج آگنا نرز کی 12 سالہ خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ انہوں نے حج آگنا نرز کو پیغام دیتے ہوئے کہا کہ وہ عازمین حج کی خدمت کو اپنی اولین ترجیح بناتے ہوئے اجرت سے زیادہ اجر پر زور دیں۔ ڈائریکٹر جنرل حج سید ابوالہر عارف نے کہا کہ حج پالیسی 2015 میں مجوزہ اقدامات کی ضرورت نہجی لہذا وزرات مذہبی امور اور ہوپ کی قیادت کو مل بیٹھ کر معاملات حل کر لینے چاہئیں کیونکہ دونوں کا مقصد عازمین حج کی خدمت کرنا ہے۔

ضرورت مدرس

✽ جامع مسجد توحید یہ اہل حدیث وزیر آباد میں ایسے استاذ کی ضرورت ہے جو درس نظامی کی ابتدائی کتابیں بحسن و خوبی پڑھا سکے۔ رابطہ: 0300-6207801

ضروری اطلاع

✽ جامعہ توحید یہ اہل حدیث محلہ کٹواہ ماکی وزیر آباد گوجرانوالہ میں زیر تعلیم رہنے والے طلبہ خصوصاً سند فراغت حاصل کرنے والے طلبہ اپنے موجودہ ایڈریس / فون نمبر اور مصروفیت تحریری طور پر فوری آگاہ فرمائیں۔ شکریہ منجانب: محمد آصف مدرس جامعہ ہذا

ماہانہ درس توحید و سنت

✽ 3 اپریل بروز جمعہ المبارک بعد نماز مغرب جامع مسجد توحید یہ اہل حدیث محلہ کٹواہ ماکی وزیر آباد زیر صدارت پروفیسر حافظ عبدالستار حامد امیر پنجاب خصوصی خطاب حضرت مولانا حکیم محمد سلیمان اثری خطیب فاروق آباد۔

منجانب: محمد آصف مدرس جامعہ ہذا

مرکزِ تحقیقاتِ اسلامیہ دارالعلوم حیات

حافظ عبدالرزاق
رحمۃ اللہ علیہ

27 مارچ 2015

اذا لاریاں فاروق آباد میں

خُطْبہ جمعۃ الیوم

اذا لاریاں فاروق آباد میں

خُطْبہ جمعۃ الیوم

اذا لاریاں فاروق آباد میں

خُطْبہ جمعۃ الیوم

اذا لاریاں فاروق آباد میں

خُطْبہ جمعۃ الیوم

اذا لاریاں فاروق آباد میں

خُطْبہ جمعۃ الیوم

اذا لاریاں فاروق آباد میں

خُطْبہ جمعۃ الیوم

اذا لاریاں فاروق آباد میں

خُطْبہ جمعۃ الیوم

اذا لاریاں فاروق آباد میں

خُطْبہ جمعۃ الیوم

اذا لاریاں فاروق آباد میں

خُطْبہ جمعۃ الیوم

اذا لاریاں فاروق آباد میں

خُطْبہ جمعۃ الیوم

اذا لاریاں فاروق آباد میں

خُطْبہ جمعۃ الیوم

اذا لاریاں فاروق آباد میں

خُطْبہ جمعۃ الیوم

اذا لاریاں فاروق آباد میں

خُطْبہ جمعۃ الیوم

اذا لاریاں فاروق آباد میں

خُطْبہ جمعۃ الیوم

اذا لاریاں فاروق آباد میں

خُطْبہ جمعۃ الیوم

اذا لاریاں فاروق آباد میں

خُطْبہ جمعۃ الیوم

اذا لاریاں فاروق آباد میں

خُطْبہ جمعۃ الیوم

اذا لاریاں فاروق آباد میں

خُطْبہ جمعۃ الیوم

اذا لاریاں فاروق آباد میں

خُطْبہ جمعۃ الیوم

اذا لاریاں فاروق آباد میں

خُطْبہ جمعۃ الیوم

اذا لاریاں فاروق آباد میں

خُطْبہ جمعۃ الیوم

اذا لاریاں فاروق آباد میں

خُطْبہ جمعۃ الیوم

اذا لاریاں فاروق آباد میں

خُطْبہ جمعۃ الیوم

اذا لاریاں فاروق آباد میں

خُطْبہ جمعۃ الیوم

اذا لاریاں فاروق آباد میں

خُطْبہ جمعۃ الیوم

اذا لاریاں فاروق آباد میں

خُطْبہ جمعۃ الیوم

اذا لاریاں فاروق آباد میں

خُطْبہ جمعۃ الیوم

اذا لاریاں فاروق آباد میں

خُطْبہ جمعۃ الیوم

اذا لاریاں فاروق آباد میں

خُطْبہ جمعۃ الیوم

اذا لاریاں فاروق آباد میں

خُطْبہ جمعۃ الیوم

اذا لاریاں فاروق آباد میں

خُطْبہ جمعۃ الیوم

اذا لاریاں فاروق آباد میں

خُطْبہ جمعۃ الیوم

اذا لاریاں فاروق آباد میں

خُطْبہ جمعۃ الیوم

اذا لاریاں فاروق آباد میں

خُطْبہ جمعۃ الیوم

اذا لاریاں فاروق آباد میں

خُطْبہ جمعۃ الیوم

نجم یار خاں میں جماعتی احباب کو صدمہ مار

✽ مورخہ 4 فروری 2015ء کو ناظم مالیات تحصیل رحیم یار خاں رانا عبدالمجید ندیم کے چھوٹے بھائی ڈاکٹر رانا عبدالواحد وفات پا گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ مولانا محمد عباس مدنی (لاہور) نے نماز جنازہ پڑھائی۔

✽ 26 فروری 2015ء کو جماعتی بھائی شیخ محمد عرفان فیض (فیض الیکٹریک والے) کی والدہ ماجدہ بقضائے الہی وفات پا گئیں۔ مولانا ثناء اللہ شاہد قصوری تحصیل ناظم رحیم یار خاں نے نماز جنازہ پڑھائی۔

✽ جماعتی بھائی محمد عمیر مصطفیٰ، محمد عرفان مصطفیٰ (کینیڈا والے) کی والدہ ماجدہ 26 فروری 2015ء کو انتقال کر گئیں۔ ابو طلحہ ثناء اللہ شاہد قصوری نے مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

✽ جماعت کے سرگرم کارکن حاجی ذاکر حسین کی اہلیہ بقضائے الہی 4 مارچ 2015ء کو وفات پا گئیں۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کی نماز جنازہ 5 بجے شام مولانا قاری ثناء اللہ شاہد قصوری نے پڑھائی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام وفات پانے والوں کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق سے نوازے۔ آمین!

منجانب: شعبہ اطلاعات تحصیل رحیم یار خاں

ہر شہر ہر ضلع سے ڈسٹری بیوٹر درکار ہیں

ہماری پروڈکٹ "ایزی پیپر سوپ" جو نئی زمانہ گھر سے باہر سفر میں، آفس میں، مسجد میں، سکول و کالج میں ہر ایک کی شدید ضرورت بن چکا ہے۔ کی مارکیٹنگ کے لیے ہر شہر سے ڈسٹری بیوٹر رابطہ کریں۔ دس ہزار روپے سے اپنا ذاتی کاروبار شروع کریں اور ماہانہ ہزاروں روپے کمائیں۔ محنتی، ایماندار، کاروباری حضرات رابطہ کریں۔

میچنگ ڈائریکٹر... قاری حافظ ظفر اقبال
0335/0300-5150317

مولانا تبارک اللہ کو صدمہ

✽ 12 مارچ کو مولانا تبارک اللہ امیر تحصیل چوئیاں کے تیار زاد بھائی عبدالغفور (مستوال) قضائے الہی سے وفات پا گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالیٰ مرحوم کی بشری لغزشوں سے درگزر فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

شریک غم: حافظ نصیر احمد ریسرچ سکالر پیغام ٹی وی

✽ 12 مارچ کو مولانا تبارک اللہ امیر تحصیل چوئیاں کے تیار زاد بھائی عبدالغفور (مستوال) قضائے الہی سے وفات پا گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالیٰ مرحوم کی بشری لغزشوں سے درگزر فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

شریک غم: حافظ نصیر احمد ریسرچ سکالر پیغام ٹی وی

✽ 12 مارچ کو مولانا تبارک اللہ امیر تحصیل چوئیاں کے تیار زاد بھائی عبدالغفور (مستوال) قضائے الہی سے وفات پا گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالیٰ مرحوم کی بشری لغزشوں سے درگزر فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

شریک غم: حافظ نصیر احمد ریسرچ سکالر پیغام ٹی وی

✽ 12 مارچ کو مولانا تبارک اللہ امیر تحصیل چوئیاں کے تیار زاد بھائی عبدالغفور (مستوال) قضائے الہی سے وفات پا گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالیٰ مرحوم کی بشری لغزشوں سے درگزر فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

شریک غم: حافظ نصیر احمد ریسرچ سکالر پیغام ٹی وی

✽ 12 مارچ کو مولانا تبارک اللہ امیر تحصیل چوئیاں کے تیار زاد بھائی عبدالغفور (مستوال) قضائے الہی سے وفات پا گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالیٰ مرحوم کی بشری لغزشوں سے درگزر فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

شریک غم: حافظ نصیر احمد ریسرچ سکالر پیغام ٹی وی

✽ 12 مارچ کو مولانا تبارک اللہ امیر تحصیل چوئیاں کے تیار زاد بھائی عبدالغفور (مستوال) قضائے الہی سے وفات پا گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالیٰ مرحوم کی بشری لغزشوں سے درگزر فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

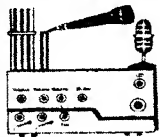
شریک غم: حافظ نصیر احمد ریسرچ سکالر پیغام ٹی وی

جوہر نایاب

جدید طبی ریسرچ (مائیوس ہونا گناہ ہے۔)

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفا خانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک "جوہر نایاب" تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفا خانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ
0345-6213064



الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نام ہی کافی ہے

ایمپلی فائر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

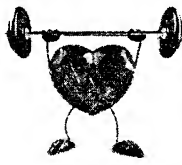
نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ

محمد ذیشان ربانی
0343-6007696

فون نمبرز: 055-4212804, 4226706-0300-6430029

معجون تسکین دل



دل کے تمام امراض کے لیے مفید ہے۔

دل کے درد، شریانوں کی بندش، دل کی کمزوری، دل کی گھبراہٹ

دل کا بے ترتیب اور تیز چلنا، بلڈ پریشر کا کم یا زیادہ ہونا

اور دل کے دیگر امراض کی اصلاح کرتا ہے۔ 1200 روپے

جگر و معدہ کی اصلاح کر کے نیا خون پیدا کرتا ہے۔ 500 گرام

عام جسمانی کمزوری میں بھی انتہائی موثر اور مفید ہے۔

آب سیب	آب انار	آب ادک	درق لغزہ	خم خرف
آب بنی	آب لین	شہد خالص	بہن سفید	عود ہندی
زعفران	مردارید	درق طلاء	کنسیر	بادرنجبیہ
ابریشم	گل سرخ	گل نیلوفر	خم کاہو	دردن معطر
صندل سفید	طباشر	آملہ	جوہر مرجان	مغز ترپوز
کل رنجی	لاچی خورد	کبراشی	بہن سرخ	

فیتل FOODS سٹار بلائیز ڈی گروونڈ سیلر کالونی فضیلا آباد

مکمل علاج مکمل خوراک

قیمت 3000 روپے
وزن 600 گرام

بیت

معجون قوت اعصاب زعفرانی

33% کا اکسیر مرکب



☆ خوشگوار زندگی کے لمحات مزید پر کیف

☆ اعضائے خاص کی تمام بیماریوں میں مفید

☆ قوت خاص اور امساک کے لئے نادر نسخہ

☆ ہضم کی درستگی اور پیدائش خون میں اضافہ کا ضامن

☆ جریان، احتلام، ہڈیوں، پٹھوں کی کمزوری اور تھکاوٹ کیلئے مفید

زعفران	جائفل	ناگرموتھ	مغز بندق	آرد خرما	جبر آئن
مصلی	جلوتری	تج	مغز بولہ	سنگھاڑا	کشت چاندی
مروارید	دارچینی	اکر	الاچی خورد	بج کا کج	شکوفہ اذخر
درق طلاء	لوگ	مانیں	الاچی کلاں	مغز بنج	33 اجزاء
درق لغزہ	گوند کیکر	جڑ موگ	ترنجبین	ماچیز	
مغز جلفوزہ	مغز بادام	رس کنواں	بہن سفید	گوند تیرہ	

پاکستان

بھرمیں

ہوم ڈیوری

0314-3085577

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

گولڈن

ایمپلی فائر لاؤ وڈ پیسکر (درجنز)

ہمارے ہاں نے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک، مارشیلز اور مختلف پیسکر اس اور مرمت کا کام تسلیم کیا جاتا ہے۔

چوک نیائیں نزدیکی کالج گوجرانوالہ

0300-6430739
055-4213430

امپورٹڈ U.P.S

مستاجر کے لئے خصوصی رعایت

مکمل ایمپلی فائر خود تیار کردہ دستیاب ہیں۔

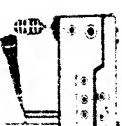
الفتح ایمپلی فائر لاؤ وڈ پیسکر

نیا ایمپلی فائر کی بہترین درآمدی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سینڈ، U.P.S، کام پیسکر بازار سے رعایت خریدیں نیز مرمت کو ایفائیڈ میکنک کے پاس تشریف لائیں۔

نیا میں چوک نزدیکی کالج گوجرانوالہ

Mob:0321-7432246
Mob:0334-7967107
Ph:055-4230167



پیدا ہوا محمد عثمان

Al-Fatah Loud Speaker Amplifier

ساجد اور مدد رسوں کیلئے خصوصی رعایت

پرسٹار

ایمپلی فائر لاؤ وڈ پیسکر اینڈ سائٹس

ہمارے ہاں نے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک، مارشیلز اور مختلف پیسکر اس اور مرمت کا کام تسلیم کیا جاتا ہے۔

0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

حافظ آباد چوک نیائیں نزدیکی مارکیٹ گوجرانوالہ

ہدیہ تبریک



پروفیسر
سینیٹر
جناب محترم
صاحب
حفظہ اللہ

ساجد میر



صاحب
جناب محترم
صاحب
حفظہ اللہ

حاجی عبدالرزاق



فاضلہ شیخ
صاحب
جناب محترم
صاحب
حفظہ اللہ

عبدالکریم

کو مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے بلا مقابله علی الترتیب
امیر ناظم اعلیٰ اور ناظم مالیات منتخب ہونے پر دل کی گہسراٹیوں سے
ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں
اور امید رکھتے ہیں کہ ان کی قیادت میں حسب سابق جماعت
ترقی کی منزلیں طے کرتی رہے گی۔ ان شاء اللہ!

مدیر تعلیم
جامعہ محمدیہ ریالکوٹ

شفیق الرحمن علوی
قاری

مہتمم
جامعہ محمدیہ ریالکوٹ

جاوید اقبال سیالکوٹی

منجانب

خادم جمعاعت

جناب السید مجاہد انتھک
حافظ عظیم الدین اویکاڑوی

امیر مرکزی جمعیت اہل بیت ضلع اوکاڑا

0343-6505260 / 0300-7539012

اور

جناب سید
چوہدری محمد اکیل

5/4-L اوکاڑا

0342-6742019

جناب غلام مصطفیٰ آصف
آف جھجھ خور

0336-6947085

کونالظم مالیات ضلع اوکاڑا

کونالظم ضلع اوکاڑا

منتخب ہونے پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں

منجانب: چوہدری شفاء اللہ وسیم، چوہدری شفقت رسول
رحمت پورہ - اوکاڑا

بشارت
0345-7491972
031-19821972

ہدیہ تبریک



پروفیسر
سینیٹر
جناب محترم
صاحب
حفظہ اللہ

ساجد میر



جناب محترم
صاحب
حفظہ اللہ

عاجی عبدالرزاق



فضیلۃ الشیخ
جناب محترم
صاحب
حفظہ اللہ

عبدالکریم

کو مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے بلا مقابہ علی الترتیب
امیر ناظم اعلیٰ اور ناظم مالیات منتخب ہونے پر دل کی گہسرایوں سے
ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں
اور امید رکھتے ہیں کہ ان کی قیادت میں حسب سابق جماعت
ترقی کی منزلیں طے کرتی رہے گی۔ ان شاء اللہ!

حافظ
شاء اللہ شاہد
ناظم تحصیل رحیم یار خاں

مرزا
افتخار بیگ
امیر تحصیل رحیم یار خاں

خواجہ
شیر احمد
امیر تحصیل خانپور

حافظ
شاء اللہ زہدی
امیر ضلع رحیم یار خاں

بجانب

ہدیہ تبریک

کو سینئر
بننے پر
اور مرکزی جمعیت
الہدیت پاکستان کے
ایک بار پھر بلا مقابلہ
امیر مقرر ہونے پر

پروفیسر
سینئر
جناب محترم
صاحب
حفظہ اللہ

ساحد میر

صاحب
جناب محترم
حاجی عبدالرزاق
حفظہ اللہ

اور

فضیلہ اشخ
صاحب
جناب محترم
ڈاکٹر عبدالکریم
حافظہ اللہ

کو مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے بلا مقابلہ علی الترتیب
ناظم اعلیٰ اور ناظم مالیات منتخب ہونے پر دل کی گہرائیوں سے
ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں
اور امید رکھتے ہیں کہ ان کی قیادت میں حسب سابق جماعت
ترقی کی منزلیں طے کرتی رہے گی۔ ان شاء اللہ!

پروفیسر محمد الحسن اسد
(برائے)

حافظہ شریف اللہ شاہد
(برائے)

پروفیسر عبدالرحیم اشرف
ڈاکٹر

منجانب

محمد عمران چاچہ • حافظہ عبدالشکور ترمذی • حافظہ عبدالرحمن مدنی • قاری عزیز الرحمن • دیگر کارکنان مرکزی جمعیت اہل حدیث فیروز دہلواں شیخ پورہ

مبارک جی مبارک

نوں اک واری فیر
سینئر بن تے
نالے بلا مقابلہ
امیر
منتخب ہون تے

پروفیسر
سینئر
جناب محترم
صاحب
حفظہ
ساحد میر

جناب محترم
صاحب
حفظہ
عبد الرزاق

ہو راں نوں بلا مقابلہ ناظم مالیات

تے

فضیلۃ الشیخ
(ایم این اے)
جناب محترم
صاحب
حفظہ
ڈاکٹر عبد الکریم
حافظ

ہو راں نوں بلا مقابلہ ناظم اعلیٰ

منتخب ہون تے دل دی گہرائی چوں چے تے چے جذبات نال **مبارک باد** پیش کر دے ہاں

لیہدے نال نال

پروفیسر حافظ **عبدالستار حامد** میاں **محمد عباس** تے مولانا **مبشر احمد** مدنی ہو راں نوں
بالترتیب امیر ناظم اعلیٰ تے ناظم مالیات پنجاب نامزد ہون تے بہت بہت ودھائیاں ہون

قاری عبد الرحمن زاہد لاہور

قاری مشتاق احمد داؤقی لاہور

حافظ محمد سین طہ لاہور

حافظ محمد طفی صادق لاہور

قاری خالد جاوید محمدی لاہور

حافظ محمد اشرف قمر لاہور



Weekly **AHL- E - HADITH**

106, Ravi Road Lahore (54000)

E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com

WEBSITE: www.ahlehadith.org

Head Office:

Tell: 042-37729933

Fax: 042-37725525

Weekly Ahl-e-Hadith

042-37720257

Paigham T.V:

042-37722876

CPL No
116

ہم پروفیسر مساجد میر صاحب

کو امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

ڈاکٹر حافظ عبدالکریم صاحب کوناظم اعلیٰ اور حاجی عبدالرزاق کوناظم مالیات

منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں

ہم پروفیسر مساجد میر صاحب

رکن سینٹ بننے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں

منجانب

حاجی نواز مغل

(ضلعی ناظم مالیات شیخوپورہ)

0300-4959900

جہاں زیب قریشی

(ڈپٹی فنانس سیکرٹری پنجاب)

0300-8485836

حافظ عبدالباسط شیخوپوری

(ناظم تبلیغ پاکستان)

0300-8807434